بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفۃ الاکرام

(ثانی)

(درگاہ حضرت عبدالخالق قاضی بابا مستؒ)

سوکھا تالاب سکھر

Scanned with CamScanner

مریدین کے ساتھ خدمت گار خاص آغا خدا بخش فقیر کے پیچھے مصنف کتاب آغا عبدالرشید بیٹھے ہوئے ہیں

حضرت عبدالخالق قاضی بابا مستؒ کے پہلے عرس کی مہندی کی یادگار تصویر

Scanned with CamScanner

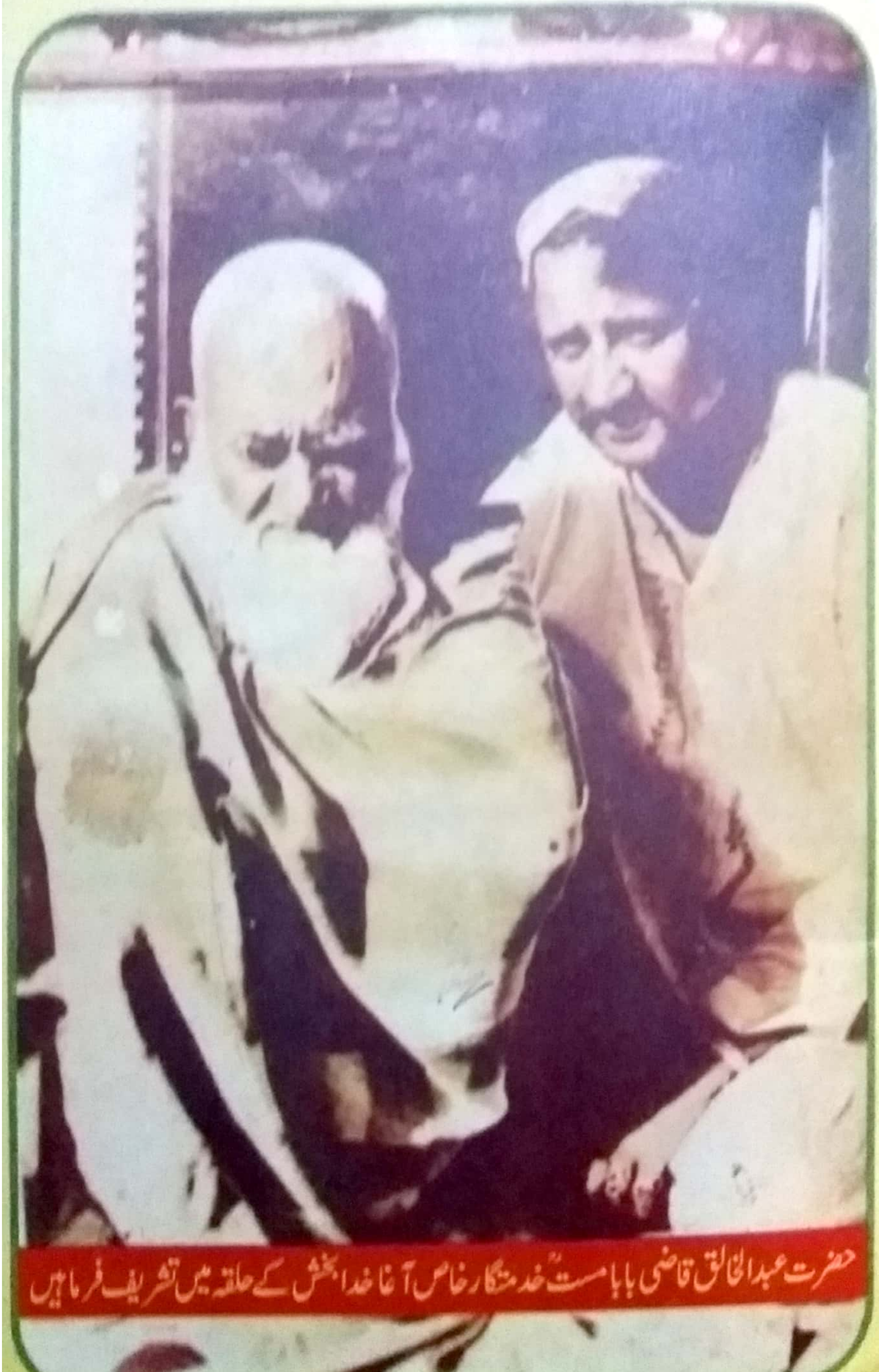

حضرت عبدالخالق قاضی بابا مست" خدمتگار خاص آغا خدا بخش کے حلقہ میں تشریف فرما ہیں

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لئے کم نہ تھے کروبیاں

(اقبال)

منسوب قاضی بابا مستؒ

کیونکہ وہ لوگوں کو ''الف'' نظر آتا تھا

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

(اقبالؒ)

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تحفہ اکرام (ثانی)

تصنیف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آغا عبدالرشید پٹھان (BPS-14)

(اسسٹنٹ اسلامیہ کالج سکھر)

تصنیف معاون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبدالرسول چنہ (غلام)

(اسسٹنٹ سب انسپکٹر سکھر پولیس)

عطیہ کتاب:۔۔۔۔۔۔۔۔مسمات فرزانہ بنت کرم جان اعوان

(ہیڈ کانسٹیبل سکھر پولیس)

اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔2009ء

کپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مہران کمپیوٹر کمپوزر سکھر

پرنٹنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سراج پرنٹنگ پریس سکھر

ترتیب کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آغا عبدالوہاب پٹھان

(سجادہ نشین)

درگاہ قاضی بابا مست سوکھا تالاب سکھر

Scanned with CamScanner

''فہرست''

صفحہ نمبر	مضامین
1	کتاب کے متعلق
2	ذکر الٰہی کے بہترین الفاظ
3	ولی کامل/مست کسے کہتے ہیں
4	تعارف نام ونسب
	(سکھر میں آنے سے قبل کے حالات)
12	سوکھا تالاب سکھر میں پہلا متوجہ کرنے والا منظر
14	پہلی جمعرات کی محفل اور یادگار دیگ کا ذکر
15	آستانہ عالیہ کی پہلی چاردیواری
16	مسجد خالقی کی بنیاد یا داللہ کے واسطے
17	علم عباسؓ کا نصب ہونا
17	مجلس عباسؓ 7 محرم الحرام کی منظوری
18	سبیل کی خدمت میں راحت ہے
18	آب شفاء اور چراغ کے تیل کی اہمیت
19	ملاقات باسعادت (حضرت پیر سید محمود محدث ہزاروی کے ساتھ)
20	دربار عالیہ قاضی بابا مست کے سجادہ نشین بطور خاص شرکت کے لئے حویلیاں جانے کا شرف

Scanned with CamScanner

"فہرست"

صفحہ نمبر	مضامین
21	شجرہ سجادہ نشین
21	خدمتگار خاص سے خلیفہ خاص تک کا سفر
23	آستانہ عالیہ کی تذئین و آرائش
24	حضرت لعل شہباز قلندر کی طرف سے بھیجا گیا حاجت مند بمعہ رقعہ خاص کے
25	سوکھا تالاب سکھر میں خدا کے بندوں کے کام آنا اور سلسلہ حاجت روائی کا شروع ہونا
26	شہباز قلندر کی مہندی کا ذکر
26	قاضی بابا مست کی پہلی مہندی کا ذکر
27	سالانہ عرس مبارک (قاضی بابا عبدالخالق مستؒ)
29	7 سالہ لڑکی کا پردیس سے واپس آنا
30	قاضی بابا مست کا چور کا خوار کرنا
31	مرغے چور کا اعتراف
31	گلدستہ فضیلت
41	وظائف خاص

Scanned with CamScanner

کتاب کے متعلق

مستند اور مربوط کتاب کی ضرورت مدت سے محسوس کی جا رہی تھی بڑے بزرگوں کی زبانی بہت ساری روایات ہیں بگر اصل کام یہی تھا کہ اس تمام منتشر مواد کو یکجا کیا جائے تا کہ حضرت عبدالخالق قاضی بابا مست کے صحیح حالات معلوم ہو جائیں اس کام کو سرانجام دینا بہت مشکل تھا میں بہت شکر گزار ہوں جملہ معتقدین مریدین اور بڑے بزرگوں کا جنہوں نے میری رہنمائی فرمائی میں نے اپنی زیر تالیف میں حضرت قاضی بابا مست کے تذکرہ فیض، عام و خاص کرنے کی کوشش کی ہے جس سے سائیں کا کردار نمایاں ہو جائے اور لوگوں کو صحیح حالات معلوم ہو جائیں۔

جہاں تک مجھے اور میرے مصنف معاون کی رسائی ہوئی ہے اب میری یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہوئی ہے، اہل علم و ادب حضرات ہی کر سکتے ہیں، جنکو اولیاء کرام سے گہری محبت ہے میں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عاجزانہ التماس کرتا ہوں کہ اگر کوئی تحریری غلطی سرزد ہوئی ہے تو مجھے اور میرے معاون کو معاف فرمائیں اولیاء اللہ کی تعظیم کیلئے اللہ پاک اور حضور پاک ﷺ کے احکامات ہر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

آغا عبدالرشید پٹھان

(مصنف کتاب)

منتظم اعلیٰ و دست شفقت

درگاہ قاضی بابا مست

سوکھا تالاب سکھر

Scanned with CamScanner

ذکر الٰہی کے بہترین الفاظ

درود پاک ہی ذکر الٰہی کے بہترین الفاظ ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ

ارشاد نبوی ﷺ

جس چیز سے کسی کو محبت ہو اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے

فان تولو فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت

و ہو رب العرش العظیم

پیر کامل صورت جل اللہ

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریا

(مولانا روم رحمتہ)

ارشادِ باری تعالیٰ:

دوستان خدا پر نہ خوف ہے اور نہ غمناک ہونگے، ہم دنیا و اخرت میں تمہارے دوست ہیں، بندہ خدا کی زبانی سے کسی بھی پریشان یا حال میں ذکر الٰہی کیلئے خیر کے درود پاک کے جملے نکل جائیں تو اللہ بزرگ برتر کی طرف سے قبولیت کا فرمان صادر ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ولی کامل / مست کسے کہتے ہیں؟

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے۔

(اقبالؒ)

خندہ پیشانی، مسکراتا ہوا چہرہ، خاکساری
تحقیر نفس، کم خوری، کم آرام طلبی، کم گفتگو، خدا کی
یاد میں تمام غیر خدا کو بھول جائے حضور قلب سے خدا کی
نزدیکی محبت حاصل کرتا ہے اور مراقبہ (چلہ) کرے
حقوق العباد کی خدمت کرے اور قربانی نفس
جسم و جان کرے اور عشق الٰہی میں گم ہو جائے

سک رمز وجود و جاون دی
نہیں حاجت پڑھن پڑھاون دی

عام آدمی مست کو درویش نہیں بلکہ مسلوب الحواس سمجھتے ہیں، اہل نظر لوگ مست کی ذات صفحات و کمالات آشنا ہونے کی وجہ سے ہر وقت خدمت میں حاضر ہوئے رہتے ہیں اور فیض یاب ہوتے ہیں، درویشوں، مستوں، کی خدمت کرنا ایسے لوگوں کا شیوہ رہا ہے جو دنیاوی ''مباحات'' سے مبرا ہو جاتے ہیں،

زبدۃ العارفین حضرت ابوالحسن سید علی ہجویریؒ عرف داتا گنج بخش فرماتے ہیں کہ دنیا کا نظام اولیاء اللہ چلاتے ہیں۔

قصہ وقت: حضرت موسیٰؑ کے زمانے کی روایت مشہور ہے کہ آپ جبل طور پر خدا پاک ﷻ سے کلام کیا کرتے تھے، ایک دن حکم ہوا کہ اے موسیٰؑ مجھے انسان کا گوشت چاہئے، حضرت موسیٰؑ روانہ ہوئے گوشت کی تلاش میں مگر انسانی گوشت نہ مل سکا، ناامید ہو کر واپس آ رہے تھے تو اچانک راستے میں

ایک ''مست'' ملا جس نے دریافت کیا کہ اے خدا کے نبی آپ مایوس جارہے ہیں کیا ماجرہ ہے۔
حضرت موسیٰؑ نے فرمایا، خدا پاک کو انسانی گوشت درکار ہے جو کہ میں نے کافی کوشس کی، جو نہ مل سکا، یہ بات سن کر اس مست نے کہا کہ گوشت انسانی کیا چیز ہے مالک کیلئے جان بھی حاضر ہے اور اس نے اپنے جسم سے گوشت کاٹنا شروع کیا اور یہ الفاظ جاری تھے کہ مالک کو پتہ نہیں کہ انسانی گوشت کے کس حصہ کی تلاش ہے اس طرح اس نے اپنے جسم کا کافی گوشت کاٹ کر حضرت موسیٰؑ کے حوالے کیا۔

حضرت موسیٰؑ گوشت لیکر جبل طور پر حاضر ہوئے مالک الملک نے فرمایا میرے پیارے بندے نے حکم کی تعمیل کی اے موسیٰؑ تم بھی تو انسان تھے گوشت دے سکتے تھے مگر یہ اعزاز اس بندے (مست) کو ملنا تھا سو ملا اور سدا کیلئے امر ہو گیا۔

تعارف نام ونسب

حضرت عبدالخالق قاضی بابا مستؒ کے دادا حضرت ابوالخیرؒ، حضرت شیخ نظام الدینؒ کے ہمراہ ایران سے سندھ میں تشریف لائے۔ آپ ایران کے ایک معزز مذہبی وعلمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ سندھ میں وارد ہونے کے بعد آپ نے روہڑی شہر میں قیام فرمایا۔

روہڑی شہر ایک قدیمی شہر ہے اس کے بائیں طرف سندھ کا دارالخلافہ اروڑ تھا۔ اور دریا کے دائیں طرف بکھر (سندھ) تھا۔ روہڑی شہر کی یہ خوبی نمایاں ہے کہ اس شہر میں حضور پاک ﷺ کا ''بال مبارک'' ہے۔ اور نسبت حضور پاک ﷺ کے قائم ودائم ہے۔ روہڑی شہر علم وادب کا گہوارا تھا۔ درس وتدریس کیلئے دور دراز سے روہڑی شہر اور اروڑ شہر آیا کرتے تھے۔

اروڑ شہر میں قدیمی مسجد محمد بن قاسم اور قلعے کے آثار اب بھی موجود ہیں۔ بکھر (سندھ) میں میر معصوم شاہ بکھری کا مینار موجود ہے اور حضرت خیرالدین شاہ المعروف جیئے شاہ بادشاہ کا مزار موجود ہے جہاں پر عقیدت مند ہر ماہ چاند کی گیارہ (۱۱) تاریخ کو جمع ہوتے ہیں اور دعائے خیر میں شریک ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حضرت ابوالخیرؒ:۔آپ اس وقت تشریف آور ہوئے جب برصغیر ہندوستان پر مغلوں کی حکومت تھی اور بکھر (سندھ) کا گورنر میر یعقوب علی شاہ تھا جسکی رہائش روہڑی شریف میں تھی جو کہ عرف عام میں ''کوٹ میر یعقوب علی شاہ'' کہلاتا ہے۔روہڑی شہر میں مختلف قومیتوں کے لوگ آباد تھے جن میں نمایاں مندرجہ ذیل ہیں۔

سید خاندان،قریشی خاندان،اخوند خاندان،میمن خاندان،شیخ خاندان،پاٹولی خاندان،اور میر خاندان،چنہ،منگی،سومرا،بھٹی،موسوی،بھٹہ خاندان وغیرہ وغیرہ۔

حضرت ابوالخیرؒ کے علم وحکمت کی قدر کرتے ہوئے حاکم وقت نے آپ کو''قاضی بکھر''(سندھ) کے عہدے پر تعینات فرمایا۔آپ کی تاریخ پیدائش وسن وفات معلوم نہ ہوسکا۔آپکا وصال بکھر (سندھ) میں ہوااورآپ کی تدفین عیدگاہ روہڑی (ٹکر) کے قبرستان میں کی گئی۔

(1)

حضرت قاضی ابوالخیرؒ

(2)

قاضی لعل بخشؒ

(3) قاضی محمد حسین (عرف) عباس

- قاضی عبدالحمید
- قاضی عبدالرحمان
- قاضی عبدالکریم
- ایک صاحبزادی

(4) قاضی عبدالخالقؒ (غیر شادی شدہ)

قاضی لعل بخشؒ:۔

آپ کی شادی روہڑی شریف کے ایک معزز تعلیم یافتہ گھرانے میں ہوئی۔آپکی مستقل سکوت درگا شریف حاجنا شاہ حضوری کے سامنے تاریخی قدیمی مسجد شریف والی گلی قاضی محلہ روہڑی میں رہی آپ کو دو فرزند مالک الملک نے دیئے تھے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

بڑے بیٹے کا نام قاضی محمد حسین عرف عباس تھا اور چھوٹے بیٹے کا نام قاضی عبدالخالقؒ تھے جنکو بعد میں قاضی بابا عبدالخالق سرمست کے نام سے دنیا پہچاننے لگی جو کہ المعروف سرمست مہران سخی سلطان قاضی بابا مستؒ کہلائے۔ان دونوں کے دم سے رونق نصیب تھی ہر دن عید اور ہر رات شب رات ہوا کرتی تھی۔قاضی لعل بخشؒ کا وصال روہڑی شریف میں ہوا اور تدفین آپ کے والد صاحب کی آخری آرام گاہ کے ساتھ عیدگاہ روہڑی قبرستان میں نصیب ہوئی۔

قاضی محمد حسین عرف عباس:۔

آپ نے اپنی دینی و دنیاوی تعلیم روہڑی شریف سے حاصل کی اور اپنے والد صاحب کے ساتھ رہائش پذیر تھے وہاں ہر کام میں ان کی معاونت کرتے تھے آپ کی شادی خانہ آبادی بھی روہڑی شریف میں ایک نیک سیرت اور شریف خاتون سے ہوئی جو کہ اپنے خاندان میں صوم وصلوٰت میں پابند سمجھی جاتی تھی اور دینی تعلیم کی وجہ سے اپنے خاندان میں سب چاہتے تھے ۔شادی کے بعد اس نے آپ کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور آپ کی خدمت کرنے میں اپنے آپ پر فخر محسوس کرتی تھی آپ کے ہاں بھی اللہ کی مہربانی سے جو اولادیں عطا ہوئیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

جس میں بڑے بیٹے کا نام قاضی عبدالحمید اور قاضی عبدالرحمن اور قاضی عبدالکریم اس کے علاوہ ایک صاحبزادی بھی آپ کو اللہ پاک نے عطا فرمائی تھی۔قاضی محمد حسین عرف عباس کی زندگی نے بھی دنیا فانی سے رخصت ہونا تھا اور رضائے الٰہی سے مالک حقیقی سے جا ملے۔

Scanned with CamScanner

قاضی عبدالخالقؒ:۔

آپ کی ذات مبارک اہل روہڑی وسکھر کے لئے کوئی محتاج نہیں آپ اپنے وقت کی قطب القلب تھے۔سخی سلطان تھے اور سرمست مہران کا خطاب پایا المعروف قاضی بابا مست کہلائے آپ کا سلسلہ نسب قاضی خاندان کی بزرگ ہستی سے ہوتا ہے جیسا کہ آپ اپنے خاندان میں چھوٹے تھے اس لئے خاص شفقت اور محبت آپ کے حصے میں آئی والدین کی آنکھ کا تارا اور بھائی کے دل کا چین تھے۔آپ اپنے بچپن سے ہی سخی، دریا دل تھے جو آپ کے پاس آتا تھا خالی ہاتھ نہیں لوٹتا تھا۔آپ نے دینی ودنیاوی تعلیم روہڑی شہر سے حاصل کی۔ مدرسہ واسکول میں بچپن سے ہی عالمِ استغراق میں رہا کرتے تھے بہت کم گو تھے۔پڑھائی کے ساتھ ساتھ آپ نے درزی کا کام بھی سیکھا اور ٹیلرنگ کی دکان روہڑی شریف میں قائم کی۔دنیاوی رزق کے حصول کے لئے یہی ذریعہ معاش بنایا جبکہ آپ پہ کوئی دباؤ بھی نہیں تھا گھریلوں آسودگی کے باوجود آپ اضطرابی کیفیت سے گزرتے تھے اپنے کم عمر والوں سے کم ملتے تھے اور وقت کی روانی میں شامل ہو کر اپنے آپ کو کندن کرنے میں مصروف تھے آپ نے شادی بھی نہیں کی تھی اس دنیا کی رونق اور اتار چڑھاؤ کی ساتھ جوان ہوتے گئے۔کہتے ہیں کہ ہر کام کا وقت مقرر ہے۔خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن سائیں سید محمد شاہ مست رضوی سرکار کا وہاں سے گزر ہوا، انکی نظر ایک حسین پری چہرۂ نور قاضی صاحب پر پڑی اور آپ انکی دکان کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور ایک نظر قربت کی ان پر ڈالی۔ اور فرمایا کہ ہمارے سے آپکی ملاقات وقت کا تقاضہ ہے اور اس وقت کے مطابق کے آپ کو ہم سے ملنا پڑے گا اور آپکی امانت (سینہ بہ سینہ علم) آپکے حوالے کرنے پڑیگی۔اسطرح ملاقات سے سینہ روشن ہوگیا اور ہر طرف نور ہی نور نظر آنے لگا۔جیسا کہ آپ اسوقت روحانیت کی منزل کے قریب بھی نہ تھے۔صرف اور صرف یادِ اللہ پر تکیہ تھا۔آپ سرکار محمد شاہ مست کو اپنی طرف متوجہ پا کر کچھ سہمے اور کچھ شرمائے اور اس طرح اپنے آپ کو سمیٹا جسطرح مور اپنے پروں کو سمیٹتا ہے۔اسطرح سے وقت گزرا اور کچھ روز بعد سرکار محمد شاہ مست کا دوبارہ گزر ہوا۔آپ نے قاضی صاحب کو اپنے

Scanned with CamScanner

طرف متوجہ کیا اس وقت قاضی صاحب کے دل کی کیفیت پھر تبدیل ہونا شروع ہوگئی ۔ یہ دیکھ کر محمد شا ہ مست سرکار نے آپ کو اپنے سینے سے لگالیا۔اندھیرے میں روشنی پیدا ہوئی ۔ایک کرن دنیا کو روشن کردیتی ہے ۔آپ ''علم معرفت'' کے درجے سے نوازے گئے ۔اور ''قلندر وقت'' کے درجے پر فائز ہوگئے ۔اگر چہ ظاہری طور پر عام آدمی آپکو درویش نہیں بلکہ ''مسلوب الحواس'' سمجھتے تھے ۔اہل نظر لوگ آپ کی ذات وصفات وکمالات سے آشنا تھے آپ نے ایک طویل عمر'' حالات جذب'' و'' کیفیت ذہنی'' میں گزارے ۔خاکساری، ''تحقیر نفس'' کم خودی'' کم آرام طلبی، کم گفتگو کی وجہ سے آپ کے گھر والے پریشان ہوگئے ۔آپکی کیفیت یہ تھی کہ کپڑوں کا ہوش نہیں رہا۔اپنے آپ سے بے نیاز رہنے لگے ۔اور خاموشی کا روزہ ،اور بے کپڑوں سے دوستی کرلی ۔آپ کی یہ کیفیت ہوگئی کے دکان پر نہیں جاتے تھے ۔صرف اور صرف یاد اللہ میں رہتے تھے اور'' ننگ دھڑنگ'' رہتے تھے ۔اس قدر مدحوشی طاری رہتی تھی ۔آپ معمولات زندگی بھول گئے ۔گھر والوں نے آپ کو اس حالت میں دیکھ کر افسوس کرنا شروع کیا۔آپ اپنے دوست واحباب، مال واسباب سے کنارہ کش ہوگئے ۔اور بقاکے وجود میں داخل ہوگئے،آپ کے گھر والوں نے آپکو گھر میں باندھ کررکھا کہ مبادہ آپ باہر جاکرکوئی تکلیف نہ اٹھائیں ۔یا کوئی آپ کو نقصان نہ پہنچے مگر آپ جب بھی آزاد ہوتے تھے ۔پہلے پہلے گھر کے دروں دیواروں کو شامل کرتے تھے ۔کیونکہ دروں دیواروں نے اندر محبوس کیا تھا۔اسکے بعد برتنوں کی باری آتی تھی اور جو چیز سامنے نظر آتی وہ سلامت نہیں بچتی تھی اس دوران آپ گھر سے باہر نکل آتے تھے ۔

ایک دن عالم جنون میں آپ گھر سے باہر آئے اور روھڑی شہر کے اعلیٰ پائے کے شاعر وعلم وادب کے سمندر کے درگاہ خاص پر پہنچے ۔یہ درگاہ حضرت بیدل بیکس سرکار کی تھی ۔جہاں پر روحانیت کا روز روشن رہتا تھا۔اور اولیاء اکرام کی محفلیں بجتی تھی ۔آپ نے کافی عرصہ اس خانقاہ کے دائرے میں مراقبہ (چلہّ) کیا اور وہاں سے اجازت ملنے پر'' الف'' حالت میں اروڑ کی طرف پہاڑوں میں ''درگاہ پیر مقصود شاہ'' پر آپہنچے ۔

آپ نے پیر مقصود شاہ کی پہاڑیوں میں کافی عرصہ تک قیام فرمایا مراقبے میں اس حالت میں رہتے

Scanned with CamScanner

تھے کہ آپ کے ناک، کان، ہونٹوں میں کھجور کے بڑے بڑے سوئے لگے ہوتے تھے۔ اور ''عضو خاص'' ایک پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے اس پر چوٹیں لگایا کرتے تھے اور خونم خون ہو جایا کرتے تھے۔ درگاہ پیر مقصود شاہ سے اجازت ملنے پر آپ وہاں سے روانہ ہوئے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ اپنے، پرائے آپ کو سمجھ نہیں سکتے تھے اور آپ کی ظاہری حالت زار پر افسوس کرتے تھے۔

آپ اپنے محلے میں آئے والدین کے قدم بوسی کی۔ اور وہاں سے دریا کے کنارے

سائین وسن گھوٹ کے آستانے پر آئے جو کہ ھندو برادری کا مندر تھا۔ اس دوران بابا نمبراج عرف بابا جھنڈے والا بھی وہاں پر تشریف لائے۔ کیونکہ ماسٹر صاحب بھی اس دنیا کے مسافر تھے۔ جس راستے پر فنافلا والے (اپنے وجود کو مٹانے والے) چلا کرتے ہیں آپ دونوں کے راستے (مسلک) الگ الگ ضرور تھے۔ پر آپ دونوں کی کیفیت یکساں تھی۔

آپ روہڑی شہر سے روانہ ہوئے دریا پار کیا اور حضرت صدر دین شاہ کی درگاہ عالیہ پر حاضری دی کچھ عرصہ قیام فرمایا، کیونکہ وہاں پر لعل شہباز قلندر مست کا (کنواں) اور (چِچ) ہے اور شہباز قلندر مست نے وہاں کافی عرصہ قیام فرمایا تھا۔ اجازت ملنے پر آپ سیوھن شریف پرواز کر گئے تھے۔ درگاہ عالیہ صدرالدین بادشاہ سے اجازت ملنے پر آپ بکھر (پرانہ سکھر) پہنچے دریا کے کنارے ھندو برادری کی درگاہ ''جند پیر'' پر گئے۔ بکھر (پرانہ سکھر) اور روھڑی شہر کی ھندو برادری آپ کو کافی چاہنے لگے تھے۔ اور شیوہ کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے۔ آپ نے طویل عرصہ حالت جذب وکیفیت میں گزارہ اور اس قدر مدحوشی طاری رہتی تھی کہ دنیا جہاں سے کنارہ کش نظر آتے تھے کم کھانا، بے خوابی، کی وجہ سے آپ کمزور ھوتے جا رہے تھے مگر آپکے تصوف کی منزلیں بلند سے بلند تر ھوتی جا رہی تھیں۔ اور آپ کی نگاہوں کا مرکز ''مرکز تجلیات'' سرکار مدینہ ﷺ کا نور تھا۔

کشف وکمالات کے دروازے آپ کے لئے عیاں ہونے شروع ہو گئے۔

''کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم تیرے ہیں''

حاجت روائی کا ''سلسلہ غیب'' سے منسلک جو تھا وہ اپنے اندر طاری کیفیت کو جذب کرنے لگا تھا

Scanned with CamScanner

۔جسطرح اندھیرے کو روشنی جذب کرتی ہے۔قاضی صاحب آستانہ ''جنہ پیر'' سے روانہ ہوئے اور سکھر شہر میں آ پہنچے اس وقت گھنٹہ گھر تو تھا مگر مہران مرکز وجود میں نہیں آیا تھا۔اس جگہ بکھرا رسکھر کا کچھرہ ڈالا جاتا تھا۔بائیں ہاتھ پر ھندو برادری کا مندر (دھرم شالہ) موجود تھا۔جسکی رکھوالی۔لشمن داس کرتے تھے ۔ارتقاءِ وقت شروع ہوگیا۔'' کچھرہ کنڈی'' کے پاس بابا کے سامنے ہندو مسلم حاجت روائی کے لئے آنا شروع ہوگئے ۔آپ کا جسم اتنا کمزور ہوگیا تھا۔کپڑوں کے بغیر گندگی کی وجہ سے آپ کے جسم میں کیڑے پڑگئے اور اگر کوئی کیڑہ زمین پر گر جاتا تھا تو اٹھا کر واپس رکھ لیا کرتے تھے۔جسطرح (قصہ حضرت ایوب علیہ السلام) کے صبر میں تھا۔ (صبر ایوبؑ مشہور ہے) قاضی بابا مست کے کشف اور مراقبے کا سلسلہ جاری رہا آپ اپنے آپ میں مست ہو کر اس مالک حقیقی کی رضا کو پانے کی جستجو میں رہتے تھے۔دنیا سے کنارہ تھا۔

جي چاهين تہ جوڳي ٿيان تہ رلھي ڪٽي نہ رل
ويھڙي ويھہ وجود ۾ ھڪڙائي جو ھل
تي مالڪ ڪندو امل (شاهہ رحمۃ اللہ علیہ)

مگر پھر بھی لوگ آپ کے درشن کے لئے آتے تھے۔انھوں میں اکثریت ہندوؤں کی تھی ھندوؤں کی برادری کی عورتیں مرد بوڑھے بچے آپ کی سیوا کے لئے حاضر رہتے تھے۔آپ کھاتے کم تھے باقی اپنے ''نفس'' پر ڈال دیتے تھے۔یا لوگوں کے اوپر پھینک دیتے تھے۔یہ بات ھندوؤں کے مہارج بابا نمبراج صاحب بابا جھنڈے والا ماسٹر صاحب تک پہنچی اور روھڑی سے سکھر کی طرف روانہ ہوئے ۔آپکے روبرو حاضر ہوئے آپ دونوں کی نظریں آپس میں ملیں کچھ دیر کے لئے وقت تھم گیا۔بابا نمبراج مسکرائے اور واپس روھڑی کی طرف روانہ ہوگئے اور اپنی ھندو برادری کو اجازت دی کہ آپ اس مست کی دل سے سیوا کریں۔

'' اگر چاہتے ہو سکون قلب تو کر خدمت فقیروں کی
یہ گوہر ملتا نہیں بادشاہوں کے خزانے میں ''

قاضی بابا عبدالخالق مستؒ کی اب اگلی منزل پولیس لائن جامع مسجد کے برابر میں خالی جگہ جہاں پر

Scanned with CamScanner

ایک کھجور کا درخت تھا اس کے سایہ میں تشریف لائے۔

اس وقت سوکھا تالاب ویران ہوتا تھا کچڑے کے ڈھیر اور گندگی تھی ان کو بھی لوگ جاتے ہوئے گھبراتے تھے اور رات کو سر کٹنے کا خوف ہوتا تھا۔ کیونکہ اب کی پاک کالونی انگریزوں کا ''گورا قبرستان'' مشہور تھا۔ آپ نے آ کر سوکھا تالاب کے باہر آستانہ رکھا اور ملک ومختیار کے مراقبے (چلّہ) میں مشغول رہے۔ یہاں پر بھی آپ سے لوگ فیض حاصل کرنے کے لئے آتے تھے آپکو اپنے درددل کی داستان یا تکلیفیں یا پریشانیاں سناتے تھے۔ آپ کی آنکھیں بندرہتی تھی حاجت مند کی دردبھری فریاد پر اچانک آنکھیں کھلتی تھی تو خون کی طرح سرخ ہوا کرتی تھیں۔

هاڻي سائين هن جو ڪم ڪيو، هن بدمعاشي ڪئي آهن
بد معاشي ڪئي آهن ڪي معاف ڪيو، هن معاف ڪيو

حاجت مند اگر دائیں طرف بیٹھا ہوتا تھا تو بابا مست سرکار بائیں طرف رخ کر کے اس حاجت مند کی حاجت بیان کرتے تھے۔ اور سر آسمان کی طرف اٹھا کر زور زور سے کہتے تھے۔

''سائین اس کا کام کرو اس نے بدمعاشی کی ہے اس کو معاف کرو''

تون حبيب تون طبيب تون درد جي دوا
مالڪ ڏئي شفاء ميان مريضن کي (شاهه)

اچانک حاجت مند کی طرف رخ کر کے حاجت مند کی ناک اور کانوں کو اپنے ہاتھوں سے کھرچنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور گنہگاروں کی جیب سے جو نوٹ نکلتے تھے۔ ان کو بابا مست پھاڑ دیا کرتے تھے۔ اور کافی دفعہ لوگوں کے کپڑے پھاڑ دیا کرتے تھے حاجت مند خوشی خوشی چلے جاتے تھے ایک وقت ایسا آیا کہ آپ مراقبے میں سے نکلے آپ کے سامنے ایک خوانچہ فروش بیٹھا تھا جسکا نام وزیر تھا۔ (جسکا آگے ذکر آئے گا) کے ساتھ اس وقت کے آستانہ عالیہ جو کہ اب سوکھے تالاب میں ہے آئے۔ ان کے پیچھے معتقدین بھی آئے۔ اور سوکھا تالاب کو چار چاند لگ گئے۔ اس زمین کو بھی فیض یاب ہونا تھا، آج وہ وقت ہے۔ لوگ خوشحال کاروبار کر رہے ہیں۔ اور رہنے کے لئے تل بھر کی جگہ نہیں رہی۔

رہنے اور بسنے والوں پر اللہ پاک کی خصوصی رحمت برس رہی ہے۔
آپ جہاں تشریف فرماتے۔ وہاں پر وزیر خان نے آپ کے لئے کھجی کے پتوں سے چھپڑا بنایا تھا۔
خاص وعام ھندو مسلمان سب اپنے روحانی مرشد قاضی بابا مست رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہتے اور روحانی فیض سے سرشار ہوتے رہے۔ اور وقت بوقت ہونے والے کرامات کا مشاھدہ کرتے رہے۔ اور جب کبھی دنیاوی مشکلات پیش آتیں تو بابا مست سے تذکرہ نہیں کرتے بلکہ روبرو آستانہ عالیہ پر آکر سائیں کے سامنے بیٹھ جایا کرتے تھے بابا مست کی عارفانہ نظر پڑھتے ہی دنیاوی دکھ تکلیف پریشانی دور ہو جاتی تھی۔

سوکھا تالاب سکھر میں پہلا متوجہ کرنے والا منظر

سردی کی راتیں شروع ہو گئیں تھیں بابا مست اپنی جھونپڑی میں آنکھیں بند کئے تشریف فرماتے۔ اور خدمت گار وزیر خان نے بابا مست کی جھونپڑی کے پاس سردی سے بچنے کے لئے ''آگ کا مچ'' روشن کیا اور اپنے گھر چلے گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ بجلی عام نہیں تھی لوگ گیس کے لیمپ روشن کرتے تھے رات کے آخری پہر اچانک آگ آگ کا شور سنائی دیا پاس قریب کے رہنے والے لوگ گھروں سے پانی کی بالٹیاں لیکر باہر آئے اور دیکھا کے بابا سائیں کی جھونپڑی کی چھت جو سوکھے کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی۔ اس میں آگ جل رہی تھی جھونپڑی میں بابا سائیں کے پاس نیچے کوئی آگ کا نشان نہیں تھا۔

ڪڪ سڙيو پن سڙيو، سڙيو سائو گاھ
جن ريجھايو الله تئونہ آيو تن سين(شاھ)

اور آپ مزے سے بیٹھے ہوئے ہیں اور الفاظ جاری ہیں کہ آگ نہیں پھول ہیں۔ لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو حیران رہ گئے۔ جھونپڑی کی آگ پر پانی ڈالا گیا تو وہ پھول بن گئے۔ کوئٹہ شہر سے اس وقت مشہور زمانہ ایک اخبار شائع ہوتا تھا جس کے مالک جناب معشر رسول نگری تھے۔ اور اس اخبار کا نام ''نعرہ حق'' تھا جو شائع ہوتا تھا اخبار کا موضوع قاضی بابا مست کی کرامت سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔ یہ سلسلہ

Scanned with CamScanner

1964 سے لیکر 24 جون 1980 تک جاری رہا۔ حضرت عبدالخالق مست رحمتہ اللہ علیہ کا وصال بروز بدھ 11 شعبان مطابق 14 سو ھجری بمطابق 25 جون 1980 کو ہوا۔ آپ کی نماز جنازہ اس وقت کے جامع مسجد پولیس لائن سکھر کے پیش امام ''رفیق'' جو کہ ایبٹ آباد کے رہنے والے تھے۔ (مسجد سے باہر نکلتے تھے تو شہر جاتے ہوئے گھونگٹ میں رہا کرتے تھے) نے پڑھائی ۔اور بابا مست کی ابدی آرام گاہ ان کے حجرہ خاص میں ہے آپ کے وصال کے وقت اچانک کہیں سے بادل آگئے اس دن بڑی زور سے برسات ہوئی اس برسات کے ہوتے ہوئے شہر کے اور دور قریب کے لوگ آپ کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور آخری دیدار کیا۔

سکھر شہر کے میئر خصوصی طور پر تشریف لائے۔ محترم جناب اسلام الدین شیخ صاحب اس وقت کے سکھر کے میئر تھے۔ جو کہ آگے چل کہ پاکستان کے مایہ ناز وزیر مملکت اور سینٹر کی سیٹ پر رہے دعا کریں گے کہ بابا مست کے صدقے میں خوشحال رکھیں اسکے ساتھ سکھر شہر کے معزز ین بیروکریٹ اور خاص وعام شریک ہوئے تھے۔

آستانہ عالیہ کی ابتدائی حد بندی:۔

ساري رات صبحان جاڳي جن ياد ڪيو
ان جي عبد اللطيف ڇوي مٽيءَ لڌو مان
ڪوڙين ڪن سلام اڇيو آسڻ ان جي (شاھ)

سکھر شہر کی مشہور شخصیت بیوروکریٹ جناب ڈپٹی پیر بخش صاحب تھے۔ جنگی بندر روڈ سکھر کے علاقے میں بڑی حویلی تھی۔ اور ان کی زمینیں بچل شاہ میانی میں تھیں اور باغات بڑے مشہور تھے۔ (بائے پاس ناز ہوٹل کے پیچھے) آپ سے دلی لگاؤ رکھتے تھے۔ ڈپٹی صاحب کے خاندان میں سے ایک صاحب جو اسوقت بڑے سرکاری عہدے پر تعینات تھے۔ کسی محکمانہ انکوائری میں پھنس گئے قاضی بابا مست کے پاس حاضر ہوئے اور دربار عالیہ میں ایک سائیڈ پر خاموشی سے بیٹھ گئے۔

وج تنهين سي ويهه جيڪي ويهي تا جائڻ
ويهه نه سان تنهين جيڪي، ويهي ويل وڃائين(شاهه)

قاضی بابا مست کی ان پر نظر کرم ہوئیں اور دیکھ کر مسکرائے اور کہا کہ ''حرام کھاتا ہے اور پشمان ہوتا ہے'' سائیں بابا مست کے الفاظ ادا ہونے تھے ایسا لگا جیسے دل میں نور اتر آیا ہو۔ اور دنیاوی پریشانی اچانک ختم ہوگئی۔ اور پہلے کی طرح اس دنیا میں سرخرو ہوکر نکلے۔

کچھ عرصہ بعد واپس آئے اور اپنے اثر وسوخ سے قاضی بابا مست کی درگاہ کے حدود کے نشانات مشرق، مغرب، شمال، جنوب سے لگائے گئے اور اس کا ریکارڈ میونسپل سکھر میں رکھوایا گیا۔

درگاہ عالیہ کے مشرق میں سوکھا تالاب سکھر کا روڈ ہے اور مغرب میں ڈینٹروں اور گیراجوں کا روڈ ہے جو کہ پولیس لائن جامع مسجد کے پچھلے دروازے تک جاتا ہے۔ شمال کی طرف شکار پور روڈ سے درگاہ قاضی بابا مست کے سامنے کا روڈ ہے۔ جو کہ محمدی چوک تک جاتا ہے۔ جنوب میں دھنی بخش بلوچ کی حویلی ہے (بابا مست کے صحن میں دھنی بخش بلوچ کی آخری آرام گاہ ہے۔ اسکو اللہ پاک نے اس لئے عزت بخشی کہ بھٹو صاحب وزیر اعظم تھے۔ بلوچ ٹرانسپوٹ بائے روڈ ایران عراق کے راستے قافلہ مکہ معظمہ کی زیارت اور حج اکبر کے لئے حجاج کرام کو لیکر گئے تھے۔

جن ڏنو تن پاتو، سي ميٽيندڙ مٿا
اهي ڏيندڙ آءُ ڏٺا جن جا هنڌ حضور ۾ (شاهه)

اس وقت کے معتقدین اور مریدان خاص وعام نے آپس میں چندہ کر کے کچی اینٹوں کا حجرہ سائیں بابا کے لئے بنا کیونکہ چھپرہ جل چکا تھا۔

''پہلی جمعرات کی محفل اور یادگار دیگ کا ذکر''

چاند کی تاریخیں شروع ہوئیں سائیں بابا کی درگاہ عالیہ پر بروز جمعرات محفل سماع اور صوفیانہ کلام کا آغاز ہوا۔ جس میں دور قریب کے فنکار صوفیانہ کلام آکر پیش کرتے تھے اس طرح ہر جمعرات کو یہ محفل بڑے خلوص سے منائی جانے لگیں'' سائیں بابا کے مریدوں نے آپس میں چندہ کر کے ایک

Scanned with CamScanner

عدد دیگ خریدی جو کہ ہر جمعرات کو لنگر میں تیار ہوتی تھی اور آج تک اسی حالت میں درگاہ پر بطور یادگار محفل جمعرات موجود ہے'' جس سے دیکھ کہ پہلی جمعرات کی محفل کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

(جمعرات کی محفل کا (راگ رنگ صوفیانہ) کا بدھ کی محفل نعت خوانی میں بدل جانے کا ذکر)

قاضی بابا مست کے حیات کے دور سے آپکے وصال تک آستانہ عالیہ پر ہر جمعرات کو محفل منعقد ہوتی تھی۔اللہ جل شانہ ھو، کا کرنا ایسا ہوا کہ جو محفل راگ رنگ کے لئے مخصوص تھی وہ اچانک محفل نعت حمد وثناء محمد مصطفےٰ ﷺ کی شان میں ہر بدھ کو ہونے لگی معجزہ یہ ہے کہ

''جو لوگ جمعرات کو بطور تماشبین درگاہ پر راگ رنگ دیکھنے آتے تھے۔وہ بابا کے کرم سے بدھ کی محفل حمد وثناء میں شریک ہوتے ہیں اور وہ تماشبین کا خیال ان کے ذہن سے اسطرح مٹ چکا ہے جسطرح ایک سلیٹ پر سے الفاظ مٹ جاتے ہیں۔'' درگاہ عالیہ قاضی بابا مست پر حضور پاک ﷺ کی نسبت سے رحمتوں کی برسات شروع ہوگئی اور محفل حمد وثناء میں شریک ہونے والے لوگوں میں اضافہ ہوتا گیا۔اور نعت خوان حضرات خوشی خوشی شریک ہونے لگے اور محفل نعت کے اختتام پر لنگر تقسیم کیا جاتا ہے اور دعائے خیر کی جاتی ہے یہ سلسلہ جوں کا توں ہر بدھ ہوتا ہے۔

آستانہ عالیہ کی پہلی چاردیواری

شکارپور شہر سندھ کا ایک قدیم تاریخی شہر ہے جسکی صفائی اور خوبصورتی کو دیکھ کر لوگ بمبئی کی مثال دیتے تھے۔ایک دفعہ کا ذکر ہے کے شکارپور شہر سے ایک صاحب جو کہ سرکاری افسر تھے اور سندھی پٹھان فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔درگاہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور قاضی بابا مستؒ کے سامنے ہاتھ جوڑ کہ بیٹھے اور عرض کی کہ بابا سائیں مجھ سے جانے ان جانے میں غلطی کوتاہی ہوگئی ہے جسکے پاداش میں بہت سخت پریشان ہوں اور آپکے روبرو برملا اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تادم مرگ میں صراط مستقیم پر چلاوں گا۔میری غلطی معاف کی جائے۔قاضی بابا مستؒ نے اچانک اپنی آنکھیں کھولیں اور جو سرخ ہو رہی تھیں اور کمال کیفیت میں آگے بڑھے اور اس بندے کی خوب پٹائی کی کپڑے پھاڑ دیئے اور'' فرمایا کہ غلطی کا اعتراف بھی مومن کی نشانی

Scanned with CamScanner

ہے۔ گنہگار کو معافی ملتی ہے۔ اور قائم رہنا اپنی بات پر"۔

خدا کا کرنا ایسا ہو کہ وہ صاحب قاضی بابا مست کی دعا سے باعزت رہا ہو گیا اور عزت پائی۔ دربار عالیہ پر حاضری دی اور سائیں بابا کی خدمتگار وزیر خان کو اس نے کہا کہ میں درگاہ کی چاردیواری اور گیٹ بنوانا چاہتا ہوں آپ اس کام میں میرا ساتھ دیں۔ وزیر خان کے تعاون سے درگاہ عالیہ کا گیٹ جو کہ لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ جہازی سائز کا بنوایا گیا تھا اور چاردیواری بھی قائم کی گئی۔ اخراجات کے بعد جو رقم بچ گئی اسکا لنگر تقسیم کیا گیا۔

مسجد خالقیؒ کی بنیاد یاد اللہ جل شانہ کے واسطے

درگاہ عالیہ کی چاردیواری مکمل ہو گئی تو مسجد شریف کی ضرورت محسوس کی گئی اس لئے کہ دور قریب کے مریدین خاص و عام کو نماز کے لئے باہر جانا پڑتا تھا اس لئے یاد اللہ کے واسطے مسجد کا ہونا ضروری تھا ۔ جہاں مسجد کی بنیاد رکھی گئی اس جگہ پہلے چھوٹا سا پھولوں کا باغ تھا جہاں پر مختلف قسم کے پھول کونڈیوں میں سجائے ہوئے تھے۔ وہاں پر مسجد کی محراب قائم کی گئی۔

مسجد شریف کے مکمل ہونے کے بعد اسکو آباد کرنے کے لئے پیش امام کی ضرورت تھی اسکے لئے محمد عیسٰی کو مقرر کیا گیا جو سکھر میونسپل میں آکٹرائے کلرک تھا اور جو کہ رتو ڈیرو شہر (ضلع لاڑکانہ) کا رہائشی تھا اس نے مسجد آباد کی بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینا شروع اور نماز کا اہتمام کرتا تھا۔ اور ساتھ ہی تہجد کی نماز بھی ادا کرتا تھا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ محمد عیسٰی کو نیند آ گئی اور تہجد نماز کا وقت ہو گیا۔ قاضی بابا مستؒ نے آکر اسکو نیند سے بیدار کیا اور فرمایا کہ نیند سے نماز بہتر ہے اور تہجد کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ محمد عیسٰی کی آنکھ کھل گئی اور اسنے سائیں کا شکریہ ادا کیا اور نماز تہجد ادا کی۔

وقت کے ساتھ ساتھ مسجد شریف کی توسیع ہوتی گئی اسکی خدمت کے لئے لوگ آتے گئے اور جاتے گئے۔ شروعات میں مسجد کا فرش پکا کیا گیا اور چھت بھی نئے سرے سے قائم ہوئی وقت گزرنے کے بعد مسجد شریف ڈبل چھت فارمیکا کی بھی لگائی گئی اور دیواروں پر ٹائلسیں آویزاں کی گئیں اور فرش پر ماربل کی صفیں لگوائی گئیں۔ رمضان شریف میں سحری و افطار کا بندوبست آغا عبدالرشید صاحب کے

Scanned with CamScanner

ذمہ لگایا گیا ہے جو کہ شام ہوتے ہی درگاہ عالیہ کی صفائی اور نماز کا اہتمام کرتا ہے اور روزہ افطاری کا بندوبست کرتا ہے۔

علم عباسؑ کا نصب ہونا (برائے مودت قل القرباءً کے واسطے)

قاضی بابا مستؒ چلنے پھرنے سے قاصر تھے اور ضعیف اور کمزور ہو گئے تھے۔ایک دفعہ اپنی کیفیت میں مست تھے تو اس وقت محمد رمضان اعوان (جو کہ بابا کے چاہنے والوں میں تھا۔اور جس کا والس روڈ پر بڑی بڑی کشتیاں بنانے کا کارخانہ تھا۔) محمد رمضان نے عرض کی کہ میرے پاس لکڑی کا مستول ہے ۔اگر آپ اجازت فرمائیں تو علم عباس نصب کیا جائے۔قاضی بابا مستؒ نے اپنی آنکھیں کھولیں ۔ چہرے پر مسکراہٹ آئی اور فرمایا کہ اجازت ہے ۔نشان علم بلند کرنے کے وقت اس کا توازن (بیلنس) برقرار نہیں ہو رہا تھا۔بابا مست چلنے سے قاصر تھے ۔آہستہ آہستہ سرکتے ہوتے آگے بڑھے اور نشان علم کی رسی کو ھاتوں سے تھامہ تو علم عباس نصب ہو گیا۔

مجلس عباسؑ (۷) محرم الحرم کی منظوری

محرم الحرام کی ۷ تاریخ مجلس عباسؑ کے لئے مخصوص ہے جو کہ سندھ میں مختصر جگھوں پر ہوتی ہے ۔مثلاً سیوھن شریف ،درگاہ شھباز قلندر مست ،روھڑی شریف کربلا مولا ،اور خیر پور کنب شہر میں منعقد ہوتیں ہیں۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ بابا کے چاہنے والے دائرے کی صورت میں بابا مست کے چاروں طرف بیٹھے تھے۔سید ابرار حسین شاہ ،نظام الدین چندریگر ،فقیر خدا بخش ،مولوی ظفر چند دیگر اپنے دوستوں کے ساتھ محفل میں موجود تھے۔انھوں نے بڑے ادب سے بابا سے درخواست کی کہ محرالحرام شروع ہو گیا ہے آپ اجازت فرمائیں تو مجلس کا اہتمام کیا جائے ۔بابا مست نے دائیں بائیں دیکھا اور اوپر نگاہیں اٹھائیں اور فرمایا ''مجلس عباسؑ (۷) محرم''اور خاموش ہو گئے وہ دن اور آج کا دن ہر سال دستور کے مطابق مجلس عباسؑ (۷) کو درگاہ عالیہ پر منعقد کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سبیل کی خدمت میں راحت ہے

درگاہ شریف کے اندر زائرین کے لئے سبیل بنائی گئی تھی۔ جس میں اس وقت مٹی کے گھڑے (مٹکے) رکھے ہوئے تھے ان کے صفائی ستھرائی اور بھرنے کی ڈیوٹی بابا کے معتقد سراج الدین راجپوت کے حوالے تھی۔ (میونسپل سکھر میں ملازم تھے) سبیل کی خدمت میں راحت محسوس کرتے تھے اور ضعیف عمر ہو گئے تو انہوں نے فقیر شیر محمد کو بلا کر نصیحت کی اور کہا کہ میری عمر اب بڑی ہو گئی ہے اس لئے سبیل کے فرائض اب تجھے سونپ رہا ہوں۔ کیونکہ سبیل کی خدمت میں راحت ہے اس دن سے آج تک فقیر شیر محمد سبیل والا کے نام سے مشہور ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ سبیل کی بھی از سر نو تعمیر ہوئی جہاں پر پہلے مٹی کے چھوٹے مٹکے ہوا کرتے تھے وہاں پر فقیر شیر محمد نے بڑی نادیاں پانی کے لئے رکھیں اور بابا مست کے ایک چاہنے والے نے حیدر آباد سے ایک پانی ٹھنڈا کرنے والی مشین نصب کرائی ہے ۔اللہ پاک سب کو جزائے خیر دے۔

''آبِ شفاء اور چراغ کے تیل کی اہمیت''

قاضی بابا مستؒ اپنے وجد و کیفیت میں بیٹھے تھے اور آپ کے چاروں طرف چاہنے والو کا ہجوم تھا اچانک آپ نے زور کا نعرہ لگایا اور فرمایا کہ

''بیڑا تیار آھن'' ''بیڑا تیار آھن''

صاحب نظر مریدین کے لئے یہ اشارہ تھا کہ ہم کبھی بھی اور کسی بھی وقت یہاں سے کوچ فرمائیں گے چاہنے والوں میں صاحب نظر مریدین بھی شامل تھی انھوں نے ادب سے التجا کی مریضوں کے لیئے دعائے خاص کریں تو آپ نے فرمایا۔'' شفا پانی میں آھی''، یعنی سبیل کے پانی میں شفاء ہے اور چراغ کے تیل میں اس روز سے آب شفاء اور روغن شفاء پر خصوصی نظر کرم ہوگئی۔

Scanned with CamScanner

(ملاقات باسعادت)

(حضرت پیر سید محمود محدث ہزاروی کے ساتھ)

کبھی جھانک ملک شہود میں کہ خلیفہ ہے تو وجود میں
ہوئیں صدیاں تجھ کو سجود میں سر اٹھا کہ وقت قیام ہے

امام العافین زبدۃ العاشقین مفسر قرآن قطب الاقطاب خواجہ حضرت پیر سید محمود محدث ہزاروی صاحب اپنی خانقاہ عالیہ جامعہ حنفیہ قادریہ محمودیہ محبوب آباد شریف حویلیاں ۔ ضلع ایبٹ آباد سے سکھر شہر میں اپنے چاہنے والوں مریدین خاص وعام کو راہ حق کی تبلیغ کے لئے تشریف لائے ہوے تھے آپ کا گزر شکار پور روڈ پولیس لائن جامع مسجد نزد سوکھا تالاب سکھر کے قریب سے ہوا۔ چلتے چلتے آپ اچانک رک گئے دائیں بائیں نظر گھمائی اور اپنے مریدوں سے فرمایا کہ اس علاقہ میں مجھے "ولی کامل" قلندر وقت کی خوشبو آرہی ہے۔ آپ میں سے کوئی بتائے کہ ماجرہ کیا ہے مریدین خاص میں سے ایک صاحب نے بڑے ادب وانکساری سے عرض کیا کہ قبلہ سرکار ہم اس وقت سوکھا تالاب سکھر کے نزدیک ہیں جہاں پر جناب عبدالخالق قاضی بابا مستؒ کا آستانہ ہے۔ اور آپ کیفیت جذب ومست میں "الف" رہا کرتے ہیں۔ جناب حضرت پیر سید محمود محدث ہزاروی صاحب فرمانے لگے کہ آپ سب میرے ساتھ قاضی بابا مست کے دربار میں چلیں آپ یہاں سے درگاہ کے طرف روانہ ہوئے۔

درگاہ قاضی بابا مستؒ پر عجیب سماع نظر آیا کہ بابا مست نے اچانک دائیں بائیں اوپر نیچے نظر کی اور فرمانے لگے کہ کوئی مرد آرہا ہے مجھے چادر دیں۔

آپ صاحبان کی روبرو ملاقات ہوگئی۔ قاضی بابا مستؒ نے پیر صاحب کا ھاتھ میں ھاتھ لیکر ایک انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس سے محبت رکھیں اور دوسری انگلی کی طرف اشارہ کیا کہ اسے فارغ کردیں۔ اولیاء اللہ کی باتیں وہی خوب جان سکتے ہیں جو اس منزل کے راہی ہونگے۔

"عام وخاص کا اس اشارے کی طرف ذہن بھی نہیں گیا۔ محبوب پاک ﷺ اور پنجتن پاک کے چاہنے

Scanned with CamScanner

والوں کا دیدار ہو گیا''

جناب حضرت پیر سید محمود محدث ہزاروی صاحب نے اس وقت موجود جملہ مریدان خاص وعام سے فرمایا کہ آپ سب قاضی بابا مست کی درگاہ پر ضرور حاضری دیا کریں یہ میرا حکم ہے۔

وہ دن اور آج کا دن پیر صاحب کے حکم کی تعمیل مریدان خاص وعام جناب بھائی صابر صاحب کے ساتھ ہر جمعۃ المبارک کو درگاہ عالیہ پر حاضری دیتے ہیں اور ذکر وفکر کی حمد وثنا اور محبوب پاک ﷺ کی نسبت سے محفل سجاتے ہیں اور روحانی سکون پاتے ہیں۔

دربار عالیہ قاضی بابا مست کے سجادہ نشین کو بطور خاص شرکت کے لئے حویلیاں جانے کا شرف

امام العارفین زبدۃ العاشقین مفسر قرآن قطب الاقطاب خواجہ حضرت پیر سید محمود محدث ہزاروی صاحب اس دنیا سے راہ حق کے طرف روانہ ہو گئے۔

ان کے صاحب زادے داعی حق وہدایت امیر تحریک خلافت اسلامیہ مفکر اسلام ابوزین پیر سید محی الدین محبوب حنفی قادری محدث ہزاروی صاحب جامعہ حنفیہ قادریہ محمودیہ خانقاہ محمود آباد شریف کے ''(سرپرست اعلیٰ ونگران)'' سجادہ نشین براجمان ہوئے آپ نے فروری ۲۰۰۵ کے سالانا عرس مبارک میں شرکت کے لئے خصوصی طور پر دعوت خاص دیگر سجادہ نشین درگاہ قاضی بابا مست ؒ کے خلیفہ آغا عبدالوھاب کو یہاں مدعو کیا دعائے خاص میں شریک فرمایا جو کہ بڑا روح پرور منظر تھا۔

آتے ہیں وہی جن کو سرکار ﷺ بلاتے ہیں
محبوب کی محفل محبوب سجاتے ہیں

شجرہ گادی نشین درگاہ قاضی بابا مستؒ

آغا خدا بخش ولد دوست محمد پٹھان

- (سجادہ نشین) آغا عبدالوہاب
  - آغا صابر حسین
  - (۹) بیٹیاں
- آغا عبدالواحد (مرحوم)
- (لنگر برادر) آغا عبدالواحد دوم
  - واجد علی
  - ساجد علی
  - ماجد علی
  - نوید علی
  - راشد علی
  - (4 بیٹیاں)
- منتظم درگاہ آغا عبدالرشید
  - آغا سعادت حسین (عرف کے بی خان)
  - آغا فراز حسین
  - آغا محسن حسین (عرف آغا شیراز حسین)
- (عطیہ اشتہار) آغا عبدالغفار
  - (3) بیٹیاں

خدمتگار خاص سے خلیفہ خاص تک کا سفر

(1) وزیر خان: ایک دن صبح کو نیند سے بیدار ہوا گھر سے تھال لیا اور اس پر گنے کی گنڈیریاں سجائیں اور روزی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ سارا دن شہر میں روزی کی جستجو میں گزرا اور شام کو گھر واپس آیا اور سارے دن کی مزدوری اپنی بیوی کے ہاتھ میں رکھی کھانا کھایا اور سو گئے اور دوسرے دن پھر روزی کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے پولیس لائن جامعہ مسجد کے پاس لوگوں کا رش دیکھ کر اس نے سوچا کہ میری چیزیں یہاں جلدی بک جائیں گی اور چلا آیا یہ لوگ جورش کی صورت میں کھڑے تھے وہ سب قاضی بابا مست کے چاہنے والے تھے اور اپنی دنیاوی پریشانیوں کی حاجت روائی کے لئے حاضر ہوئے تھے بابا مست اپنے مراقبے میں بیٹھے تھے دیکھتے ہی دیکھتے وزیر خان کی سب چیزیں بک گئیں اور جو چیزیں بچ گئیں وہ تھال میں ہی رہ گئیں۔ کافی دیر بعد قاضی بابا مست مراقبے سے باہر آئے آنکھیں کھولیں ایک نظر وزیر خان پر ڈالیں اور اچانک چیزوں کا تھال گرادیا وزیر خان نے عرض کی قبلہ میں غریب آدمی ہوں میرا یہ نقصان کیسے پورا ہوگا۔ اس روزی سے میرے گھر کا

گزارہ ہوتا ہے قاضی بابا مست نے اپنے جلال میں فرمایا "ماچھی مانی ملندی" یعنی کہ قیامت تک تجھے روزی ملتی رہے گی اور خوشحال گزار۔ گے خدمت میں بیٹھ جاؤ۔

اس دن سے وزیر خان بابا مست کی خدمت میں رہنے لگا اور دل وجان سے خدمت کرنے لگا۔ اور بابا مست کے ساتھ سوکھے تالاب میں آ کر آستانہ عالیہ کی جھونپڑی بنائی (جسکا پہلے بھی ذکر آچکا ہے) اس طرح پہلے خدمتگار کا درجہ پایا جیسا کہ وزیر خان کو اولاد نہیں تھی اس لئے اس نے اپنی بہن کا بیٹا گود لیا جسکا نام تھا خدا بخش ولد دوست محمد پٹھان جو بعد میں وزیر خان کے وصال کے بعد قاضی بابا مست کی خدمت پر معمور ہوا۔

(2) خدا بخش ولد دوست محمد پٹھان: اپنے ماموں کی وفات کے بعد درگاہ عالیہ کی خدمت ریاضت جسے میں پائی اور دن رات قاضی بابا مست کی خدمت کرتے رہے۔ اور اپنی نوکری جو کہ اریگیشن سیوھن شریف میں بطور داروغہ تھی چھوڑ کر بابا کی خدمت میں پیش پیش رہے کیونکہ بابا کا فرمان تھا۔ "مانی بوڑساں" کی دعا تھی۔ قاضی بابا مست کے وصال کے بعد ساتھ رہے وہ دن بدھ کا تھا اور وقت صبح گیارہ بجے کا تھا اور شعبان کی گیارہ تاریخ تھی مطابق 1400ھ مطابق 25 جون 1980 اس طرح خدا بخش فقیر نے ریاضت کا حق ادا کیا اور دین ودنیا کی عزت پائی۔ قاضی بابا کے وصال کے بعد گادی نشین سے خدمتگار خاص مقرر ہوا جسکی دستار فضیلت باندھی گئی اور تمام عقیدت مندوں نے اس میں شرکت کی۔۔ خدمتگار خاص سے خلیفہ خاص کی سند پائی۔ خدا بخش فقیر کی طبیعت ناساز رہنے لگی تو اس نے اپنے بڑے فرزند آغا عبدالوھاب پٹھان کو خدمت کیلئے منتخب کیا۔

خدا بخش فقیر کا وصال 26 شعبان بروز: ہفتہ وقت 4.15 بجے 1422 02.11.2002 کو ہوا۔

درگاہ عالیہ میں مدفون ہے۔ (مرشد کا وصال 11 شعبان) (خدمت گار کا وصال 26 شعبان) یہ مرشد کی نسبت کا کمال ہے

(3) آغا عبدالوھاب پٹھان (سجادہ نشین) میٹرک پاس کرنے کے بعد بیروزگار تھے بابا

Scanned with CamScanner

کی خدمت کے لئے منتخب ہوئے بابا سائیں کے غسل وغیرہ کراتے تھے خوبصورت داڑھی کو سنوارتے تھے بابا مست خوش ہو کر انکے ہونٹوں کا بوسہ لیا کرتے تھے اور اکثر اس کی گود میں بیٹھ جاتے تھے۔
ایک دن کا ذکر ہیں کے قاضی بابا مست اپنے جلال میں تھے آغا عبدالوھاب نے عرض کی بابا نوکری چاہیے قاضی بابا مست نے اپنی نگاہیں اٹھا کے اسکو دیکھا اور انکے منہ سے آواز نکلی " کوکو، چڑھ ریل تے" اس طرح اسکے دوست بشیر ابڑو نے بھی موقعہ دیکھ کر زور سے صدا لگائی کے بابا میں بھی نائی کا کام کر کے تھک گیا ہوں مجھے بھی نوکری چاہیے۔
قاضی بابا مست نے فرمایا: "چڑھ کھمبے تے" اس طرح بابا کے فرمانے سے دونوں کو نوکری مل گئی عبدالوھاب فقیر کو ریلوے کے سلیپر فیکٹری سکھر میں ملازمت مل گئی اور بشیر ابڑو کو واپڈا میں نوکری مل گئی۔ قاضی بابا مست کے وصال کے بعد خدا بخش فقیر نے اپنے بیٹے عبدالوھاب فقیر کو درگاہ کی خدمت کیلئے مقرر کیا جو ریلوے سے ریٹائر ہو کر مستقل درگاہ کی خدمت میں رہنے لگے۔
والد صاحب کے وصال کے بعد دستار خلیفہ خاص عطا ہوئی اور سجادہ نشینی کی دستار باندھی گئی جس میں خاص وعام مریدوں نے شرکت کی۔
خدمت خاص وسجادہ نشین ہوتے ہی انہوں نے اپنے دن اور رات کی مصروفیات درگاہ تک محدود کردی اور ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

آستانہ عالیہ کی تزئین و آرائش

آغا عبدالوھاب فقیر نے بدھ کی رات جملہ مریدان خاص وعام جو کہ محفل نعت میں شریک تھے گزارش کی کے بابا مست کا حجرہ پرانے زمانے سے بنا ہوا ہے اور محفل نعت اور تقریبات کیلئے حجرے کی وسعت کی اشد ضرورت درپیش ہے جملہ مریدین مشورہ دیں کے بابا مست کے حجرہ کو وسعت دی جائے اور درگاہ عالیہ کی از سر نو تعمیر کی جائے حاضرین محفل نے اس بات کو سراہا اور اپنی خدمات دل وجان سے پیش کرنے کی حامی بھری اسطرح حجرہ خاص کا دایاں حصہ اور سامنے والا حصہ گرا کر دیواروں کو بڑھایا گیا اور حجرے کی چھت بھی اونچی کی گئی اور ڈبل چھت فارمیکا کی لگائی گئی اور

Scanned with CamScanner

دیواروں کوٹائلوں سے سجایا گیا جو کے قابل دید ہیں یہ سب کام چاہنے والوں کی مدد سے سرانجام ہوا ساتھ ساتھ وضوخانہ ولنگرخانہ بھی از سرنو تعمیر کیا گیا۔

حضرت لعل شہباز قلندر کی طرف سے بھیجا گیا حاجت مند بمعہ رقعے خاص کے

حضرت لعل شہباز قلندر مست کی طرف سے قاضی بابا مست کے پاس ایک رقعے خاص دیکر حاجت مند کو روانہ کیا یہ وہ وقت ہے جب قاضی بابا مست روہڑی شہر سے باہر پہاڑوں پر درگاہ پیر مقصود شاہ کے علاقے میں چلائے خاص (مراقبہ) میں تھے۔

حاجت مند کی کہانی اس کی زبانی

عبداللہ ولد آدم خان میر بحر روہڑی شہر کا رہنے والا تھا اسکا ذریعہ معاش کشتی رانی پر تھا جو کہ گڈو سے لیکر سکھر تک مال تجارت دریا کہ رستے لیکر آیا کرتا تھا ایک دفعہ کشتی میں گندم بھری ہوئی تھی جب روہڑی کے نزدیک پہنچے تو کشتی بھنور میں پھنس گئی اور مال تجارت دریا میں برد ہو گیا کشتی ٹوٹ گئی یہ جان بچا کر بڑی مشکل سے کنارے پر آیا کنارے پر آنے کے بعد پہلے تو اپنی جان بچ جانے کی خوشی میں اللہ پاک کا شکریہ ادا کیا۔ مال تجارت کا نقصان کشتی کا ٹوٹ جانا یہ سب اب اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی سوچ کھائے جارہی تھی کے یہ نقصان کس طرح پورا ہوگا جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے وہ لوگ تو مجھے نہیں چھوڑینگے یہ سوچ پیدا ہوتے ہی مایوسی کے بہنور میں ڈوب گیا آخر یہ فیصلہ کیا کے کچھ وقت کیلئیے کہیں چھپ جاؤں سکھر سے روانہ ہوا اور سیوھن شریف میں درگاہ شہباز قلندر مست کے پاس جا کے پناہ لی کافی عرصہ گزر گیا بچوں کی یاد ستانے لگی کے میرے بعد ان کا کیا حال ہوا ہوگا کاش میری حاجت روائی ہو تو میں گھر جاؤں یہ سوچتے سوچتے اس کو نیند آ گئی۔

رات کے کسی پہر میں حضرت لعل شہباز قلندر کا دیدار ہوتا ہے اس صورت میں کے ان کے ہاتھ میں ایک تصویر ہے اور ایک رقعہ ہے حاجت مند کو تصویر دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کے اسکو اچھی طرح سے پہچان کو اور ساتھ رقعہ بھی دیتے ہیں کے تصویر والے کو پیش کرنا تمہاری دنیاوی حاجت روائی ہو جائے گی آنکھ کھلنے پر رقعہ دائنے ہاتھ میں تھا اور تصویر آنکھوں کے سامنے تھی اور ذہن میں نام گونج رہا تھا

''قاضی بابا مست'' حاجت مند سیوھن سے روانہ ہوا دل سے خوف دور ہو گیا تھا اپنی بیوی بچوں سے ملا اور انکو اپنے دکھ کی کہانی سنائی اور ساتھ رقعہ بھی دکھایا۔ دوسرے دن صبح کو بیوی سمیت روہڑی کے پہاڑوں میں جہاں پر پیر مقصود شاہ کی درگاہ ہے کے پاس پہنچے دور سے نظر گھمائی دیکھا تو ایک شخص جو تصویر میں تھا وہ بیٹھا ہے اس حالت میں کے آپ ''الف'' حالت میں تھے ناک کان اور ہونٹوں میں کھجور کے بڑے سوئے نکلے ہوئے تھے اور خاص بات یہ تھی کہ آپکا عضوہ خاص ایک پتھر کے اوپر رکھا تھا اور دوسرے پتھر سے اس پر ضرب لگا رہے تھے۔

حاجت مند کی بیوی نے یہ منظر دیکھا تو گھبرائی اور واپس جانے کے لئے مڑنے لگی آواز آئی کے یہ خزانہ نہ میرا ہے نہ بھیجنے والے کا ہے کسی اور کی امانت ہے مگر اجازت ہے کہ آپکی حاجت روائی کی جائے دونوں میاں بیوی آگے بڑھے بابا مست نے فرمایا شہباز قلندر مست کی سفارش پر یہاں اتنا لینا جتنے کی تمہیں ضرورت ہے نظر گھمائی تو پتھروں میں چمک آ گئی تھی اپنی حاجت کے وہاں سے لیا اور روانہ ہو گئے اس طرح خزانہ خاص سے انکی حاجت روائی ہو گئی اور خوشحال ہو گئے۔

سوکھے تالاب سکھر میں خدا کے بندوں کے کام
آنا اور سلسلہ حاجت روائی کا شروع ہونا

ایک دن حاجت مند کسی کام کے سلسلے میں خیر پور گیا اپنے عزیز کے یہاں ٹھہرا اسکا عزیز پریشان نظر آیا اس نے اس سے ماجرہ پوچھا اس نے حقیقت بیان کی حاجت مند نے اسکو جناب قاضی بابا مست'' کی درگاہ میں حاضر ہونے کے لئے نصیحت کی۔

حاجت مند (عزیز) ٹھیکیدار تھا خیر پور سے سوکھا تالاب سکھر آیا درگاہ عالیہ پر حاضری دی بابا مست ''الف'' حالت میں بیٹھے تھے ان کے چاروں طرف حاجت مند بیٹھے تھے ہر کوئی اپنی اپنی تکلیفیں بیان کر رہا تھا ٹھیکیدار نے سوچا کے میں کس طرح اپنی حاجت پیش کروں اس کا یہ سوچنا تھا کہ اچانک بابا مست کی بند آنکھیں کھلی اور اس پر نگاہ ڈالی اور زور سے کہا (پانی) حاضرین محفل میں موجود لوگوں نے سبیل کی طرف دوڑ لگائی اور ٹھیکیدار بھی سبیل کی طرف بڑھا خالی ٹین کے ڈبے کے گلاس سے پانی

Scanned with CamScanner

کیلیئے استعمال میں تھے لوگ بھر کر آئے بابا مست نے سب کو دیکھا ٹھیکیدار کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا آدھا خود پیا اور آدھے پانی سے بھرا ہوا گلاس ٹھیکیدار کو دے مارا لوگوں نے شور کیا کے تمہارا کام ہوگیا یہاں سے جاؤ کے بابا کو جلال نہ آ جائے۔ ٹھیکیدار وہاں سے خیر پور روانہ ہوا یہ وہ زمانہ تھا جب کمشنر آفس خیر پور میں ہوا کرتا تھا۔ ٹھیکیدار دوسرے دن خیر پور کمشنر آفس معلوم کرنے کیلئے گیا معلوم ہوا کے آپکا کا آدھا ٹینڈر منظور ہوگیا ہے اس طرح پانی کے آدھے گلاس سے اسکو آدھا ٹھیکا ملا اور رحاجت روائی ہوئی۔

شہباز قلندر مست کی مہندی کا ذکر

روہڑی شہر کے مشرق کی طرف کچھ فاصلے پر علیو اہن کا شہر ہے وہاں پر درگاہ پیر سید نبی ڈنو شاہ بخاری واقعہ ہے شعبان کی تاریخ 19 اور 20 کی رات شہباز قلندر کی مہندی کی رسم کا بندوبست کیا جاتا ہے جو کے پیر سید نبی ڈنو کے دور سے چلی آ رہی ہے مہندی کا اہتمام پیر سید تکیل شاہ بخاری کیا کرتے تھے آپ کے وصال کہ بعد ان کے فرزند پیر سید دھمالی شاہ بخاری اہتمام کرتے ہیں۔لعل شہباز قلندر کی مہندی کی رسم میں دور قریب سے خاص وعام شرکت کرتے ہیں صبح صادق کے وقت دعائے خیر کی جاتی ہے اور حاضرین من کی مرادیں پاتے ہیں۔

قاضی بابا مست کی پہلی مہندی کا ذکر

روہڑی شہر سے علیو اہن اور اسکے بعد کچھ فاصلے پر گاؤں ماڑی،منڈ و دیرو مشہور ہے جس طرح کہ روہڑی سکھر مشہور ہے منڈ و دیرو ماڑی کے رہنے والے سید خاندان غریب آباد سکھر میں حکمت کا کام کرتے تھے جنہیں لوگ حکیم صلاح الدین صاحب کے نام سے جانتے ہیں

قاضی بابا مست کے وصال کے بعد پہلا عرس شریف جو آیا اس میں حکیم صاحب نے اس مہندی کا بندوبست کیا اور آغا عبدالرشید و دیگرین کے ہمراہ درگاہ عالیہ سے ہوتے ہوئے شکار پور روڈ بیراج روڈ گھنٹہ گھر،غریب آباد سے ہوتے ہوئے مہندی کے جلوس میں درگاہ عالیہ تک پہنچے دعائے خیر کی اس طرح رسم مہندی کی بنیاد رکھی گئی

Scanned with CamScanner

''سالانہ عرس مبارک''

حضرت عبدالخالق قاضی بابا مست کا سالانہ عرس ہر سال شعبان 11-12-13 تاریخ کو شروع ہوتا ہے جو کہ تین دن تک جاری رہتا ہے جس میں کراچی کوئٹہ لاہور فیصل آباد و دیگر شہروں سے لوگ شرکت کرتے ہیں.

10 شعبان رسم مہندی مغرب کے بعد 11 شعبان

چاند کی تاریخ آتی ہے جملہ مریدان عام و خاص کو دعوت دی جاتی ہے کے وہ سب حضرات صرافہ بازار بھٹہ گلی تشریف لے آتے کیوں کہ دستور کے مطابق قاضی بابا مست کی مہندی کے جلوس کا بندوبست جو کے عبدالرحمن سنارو اور وکیل احمد ودیگر براوران کرتے ہیں اور ساتھ میں لنگر کا بندوبست ہوتا ہے، قافلہ مہندی بھٹہ گلی صرافہ بازار سے ہوتے ہوئے گھنٹہ گھر حسینی روڈ مقام روڈ محمدی چوک سوکا تالاب سے ہوادرگاہ عالیہ پر اختتام پزیر ہوتا ہے جس کی سالانہ روٹ پرمنٹ جاری ہوتا ہےاورعرس کی تقریبات کی بھی پرمٹ جاری ہوئی ہے۔

سالانہ غسل پاک بابا مست کے درگاہ کا

رات کے پچھلے پہر خادم آستانہ سجادہ نشین آغا عبدالوھاب و جملہ مریدان خاص وعام دربار عالیہ کے سالانہ غسل میں شریک ہوتے ہیں جو بڑا روح پرور منظر ہوتا ہےلوگ ساری رات جاگ کر اس گھڑی کا انتظار کرتے ہیں کے کب غسل کا ٹائم ہوتا ہےاور سیج تیار ہوتی ہے

سیج کو تیار کرنے کا سہرا مستری شاہد حسین حیدری کے ذمے ہے وہ بابا سائیں کی چادر دستار مبارک غلاف تیا کراتا ہے اور سیج سجائی جاتی ہے حاضر و غیر حاضر چاہنے والوں کے لئے سجادہ نشین دعائے خیر فرماتے ہیں اور آغا عبدالرشید صاحب ان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں جس طرح مثال مشہور ہے (موسیٰ کے ساتھ ہارون) دعائے خاص سے فارغ ہو کر لنگر تقسیم ہوتا ہے خاص چیز پراٹھے اور چائے ہوتی ہے جو کے پچھلے 29 سال سے رسم چلی آ رہی ہے۔

11 شعبان محفل نعت اور سماع کا ذکر

11 شعبان کا سورج غروب ہوتے ہی قاضی بابا مست کی دربار میں محفل نعت کا بندوبست کیا جاتا ہے جس میں دور قریب کے نعت خواں شریک ہوتے ہین اور عقیدت کے پھول بطور نذرانہ رسالت پاک ﷺ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے ہیں یہ محفل عشاء کی نماز تک جاری رہتی ہے۔

محفل سماع:۔ بعد نماز عشاء محفل سماع کا بند۔بست کیا جاتا ہے اس محفل کو پر رونق بنانے کے لئے ہر سال کی طرح کراچی سے (دربار عالیہ بوئے خالقی سے بابا عبدالرزاق ملنگی شکوری بمعہ مریدان خاص و عام کے ساتھ تشریف لاتے ہیں) آپ کے ہمراہ پاکستان کے معروف قوال ساتھ ہوتے ہیں جن میں خصوصی طور پر صابری برادران کا ذکر آتا ہے یہ محفل سماع صبح صادق تک رہتی ہے حاضرین لطف اندوز ہوتے ہیں صفت شان رسالت سے مرادیں پاتے ہیں بابا عبدالرزاق کے وصال کے بعد یہ سلسلہ نسبت سجادہ نشین میجر جہانزیب صاحب نے جاری رکھا ہے۔

12 شعبان محفل صوفیہ کلام

قاضی بابا عبدالخالق مست کے دربار میں ہر سال دستور کے مطابق بعد نماز مغرب صوفیانا کلام کی محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اس میں سندھ کے مشہور گلوکار صداکار فنکار ٹی وی ریڈیو سے تعلق رکھنے والے بھی شریک ہوتے ہیں اسٹیج سیکریٹری سجادہ نشین کی ہدایت پر فنکاروں کو مقررہ ٹائم بتاتا ہے اور ہر فنکار اپنے فن سے بابا مست کی صفت بیان کرتا ہے اور خوشی خوشی دوسرے فنکار کے لئے جگہ خالی کرتا ہے یہ محفل صبح صادق تک جاری رہتی ہے فنکاروں کی اسٹیج سجانے میں آغا عبدالرشید کے ساتھ محمد علی بھٹو ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

13 شعبان محفل صوفیہ کلام

یہ دن عرس کا تیسرا دن ہوتا ہے بعد نماز مغرب فنکاروں کو دعوت دی جاتی ہے کے وہ آئیں اور صفت اولیاء اللہ بیان کریں اور اپنے من کی مرادیں پائیں اور حاضرین محفل سے داد وصول کریں صبح کے

Scanned with CamScanner

وقت یہ محفل اختتام پذیر ہوتی ہے سجادہ نشین ودیگر مریدان خاص وعام بابا مست کے حجرے میں حاضری دیتے ہیں اور بابا مست کی منقبت پیش کرتے ہیں اور الوداعی دعا میں شریک ہوتے ہیں یہ منظر جتنا روح پرور ہوتا ہے اتنا ہی رقعت آمیز ہوتا ہے اس لئے کہ اگلے سال کے سالانہ عرس میں شرکت کی آس لگائے ہوتے ہیں حمد وثناء کے بعد ہر کوئی اپنے شہروں کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں۔

درگاہ عالیہ کی منتظم کمیٹی وسکیورٹی کے انتظامات

مقرر شدہ منتظم کمیٹی ہر سال کی طرح سالانہ عرس کے تزئین وآرائش کا کام شعبان کی پہلی تاریخ سے شروع کردیتی ہے حسین رنگ اور روغن جھالریں پھول چادریں تیار کی جاتی ہیں۔عرس کی تقریبات کے ساتھ لنگر برادر اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں سبیل والے سکیورٹی والے نظم وضبط کا خیال رکھتے ہیں آنے والے ذائرین کو سکھ دینے کے لئے دن رات خدمت میں مصروف ہوتے ہیں اس لئے کے آنے والے ذائرین کو کوئی تکلیف نہ ہو اور خوشی خوشی حاضری دیں اور من کی مرادیں پائیں عرس کے اختتام پر دوسرے دن سجادہ نشین آغا عبدالوھاب فقیر فردن فردن سب سے ملتے ہیں انکو شاباش دیتے ہیں دعائیں دیتے ہیں اور ساتھ میں فرماتے ہیں کہ آپ میں سے کوئی سیوھن شریف عرس میں شریک ہونا چاہے تو اسکو زادرہ دیا جاتا ہے محبتیں بڑھتی ہیں اس امید پر کہ بابا مست اس خدمت کو قبول فرمائیں۔

7 سات سالہ لڑکی کا پردیس سے واپس آنا

یہ اس زمانے کا واقع ہے جب ہر طرف امن وامان ہوا کرتا تھا لوگ اپنے گھروں کے باہر چارپائیاں ڈال کر کچہریاں کرتے تھے اور سکون سے سوجایا کرتے تھے کوئی خوف وڈر نہیں تھا ایک رات کو فقیر شیر محمد اپنے گھر کہ باہر اپنے بچوں کے ساتھ چارپائی ڈالے سورہا تھا اور پوری گلی آباد تھی سب محلے والے پرسکون نیند کے مزے لے رہے تھے۔فقیر شیر محمد کی صبح کو آنکھ کھلی تو اسکی 7 سات سالہ بیٹی اپنی چارپائی پر نہیں تھی فقیر نے سوچا کہ بیٹی محلے میں گئی ہوگی کافی دیر ہوگئی دن چڑھ آیا بیٹی نظر نہیں۔ قاضی بابا عبدالخالق مست کے حضور روبروپیش ہوئے اور کہا کہ میری بیٹی مجھے چاہیے بابا مست نے

آنکھیں کھولیں ایک نظر فقیر شیر محمد کو دیکھا اور فرمایا ۔

''اچی ویمی آمی اچی ویمی آمی، موٹا یو موٹا یو''

حقیقت اسطرح کہ اس بچی کو رات کو پچھلے پہر ایک آدمی نے اٹھالیا تانگے پر سوار ہوا سکھر اسٹیشن پر آیا اور بلوچستان والی ٹرین پر سوار ہو گیا اپنے گاؤں میں آ کر اس لڑکی کو اس نے اپنے ماموں کے حوالے کیا ماموں نے سوچا کے یہ بھروسے کا آدمی نہیں پتہ نہیں کس کے جگر کا گوشہ اٹھا کر لایا ہے ایک دم سے اسکے دل میں انسانیت جاگ اٹھی لڑکی سمیت زمیندار کے پاس آیا اسکو ساری حقیقت بیان کی سات سالہ بچی سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ ہم قاضی بابا مست کے پاس رہتے ہیں۔ زمیندار نے بروقت خادم خاص کو حکم دیا کے گاڑی تیار کرواور ابھی کا ابھی باعزت طریقے سے اسکو قاضی بابا مست کے دربار میں پہنچاؤ اور ہماری طرف سے معافی کی درخواست پیش کرنا جانے انجانے غلطی کی معافی ملے فقیر شیر محمد کی دعا جاری تھی کہ زمیندار کی طرف سے بھیجی ہوئی کار درگاہ عالیہ پر پہنچی انہوں نے باعزت طریقے سے لڑکی پیش کی اور معافی کی درخواست پیش کی جو کہ قبول ہوگئی۔

قاضی بابا مست کا چور کو خوار کرنا

ایک رات کی بات ہے کہ بابا مست کی درگاہ کے ساتھ گلی میں کسی کی گائے اور بکری بندھی ہوئی تھی ایک شخص رات کو بابا کے صحن میں سو گیا اور آدھی رات کو اسکی نیت خراب ہوگئی اور اس نے ایک گائے چوری کی اور محمد علی کینٹین کی طرف روانہ ہوا پولیس لائن کے پاس پہنچ کر رک جاتا تھا کافی دیر بعد درگاہ کی طرف رخ کر کے چل پڑتا اسطرح فجر کی اذان کا ٹائم ہو گیا محمد علی کینٹین سے آگے نہیں بڑھ سکا پولیس ملازمان اپنی اپنی ڈیوٹی کیلئے ہیڈ کوارٹر کی طرف آ رہے تھے انہوں نے یہ منظر دیکھا کہ ایک شخص گائے کہ ساتھ کبھی مغرب کو جا رہا ہے اور کبھی مشرق کو آ کر رک جاتا ہے۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو چور رو پڑا اور اس نے بتایا کہ بابا مست کے پاس سے میں نے گائے چوری کی ہے ساری رات گزر گئی کوئی رستہ نظر نہیں آیا آگے بڑھتا ہوں تو نظر ختم ہو جاتی ہے خدارا مجھے درگاہ تک لے چلو میں بہت خوار ہو گیا ہوں معافی کا طلب گار ہوں۔

Scanned with CamScanner

مرغے چور کا اعتراف

ایک دن کا ذکر ہے کہ بابا مست کے حجرے میں چاہنے والے بیٹھے تھے کسی بات کا ذکر نکلا جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔مشتاق نے بابا مست کی درگاہ میں اپنی زبانی اپنی چوری کا قصہ اس طرح بیان کیا کہ: ڈیوٹی سے فارغ ہو کر اپنے گھر نئے پنڈ جا رہا تھا جب ورکشاپ کے پاس پہنچا تو میری نظر ایک مرغے پر پڑی دل میں خیال ہوا کہ اسکو پکڑ کر ہلال کروں مرغے کی طرف بڑھا مرغا خاموشی سے میرے ہاتھ آ گیا اور میں نے اسکو حلال کر دیا کافی دیر گزری محلے کی ایک بوڑھی عورت شور مچا رہی تھی کہ میرا مرغا نہیں ہے کسی محلے دار نے اسکو مطمئن نہیں کیا وہ جنون میں آ گئی اور کہنے لگی مرغا میں قاضی بابا سے لوں گی دیکھتی ہوں میرا مرغا کہاں چلا گیا اور وہ سوکھا تالاب کی طرف چل پڑی محلے کے بچے بھی اسکے پیچھے شور مچاتے چلنے لگے میرے دل میں اچانک خیال آیا کہ دیکھوں تو سہی قاضی بابا مرغے کی بابت کیا کہتے ہیں بوڑھی عورت درگاہ پر پہنچی اور رواویلا شروع کر دیا بابا مست چاہنے والوں کے گھیرے میں بیٹھے تھے کافی دیر تک واویلا اس عورت کا سنتے رہے آنکھیں بند کر کے فرمایا ''مرغا اذان دے رہا ہے'' اسکے بعد سائیں نے اچانک رخ بدلا اور میری طرف مڑے آنکھیں کھولیں میری طرف دیکھا اور لوگوں نے بھی میری طرف دیکھا مرغے کا ذکر نکلا میں بہت شرمندہ ہوا آج تک اس بات کو بھول نہیں سکا ہوں۔

گلدستہ فضیلت

حضرت عبدالخالق قاضی بابا مستؒ کے چاہنے والوں کو روز ازل سے سلسلہ چاہت و نسبت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور حقیقت ہے کہ جب تک سورج چاند رہے گا بابا مست کا نام رہے گا اور چاہنے والوں کا سلسلہ دن دگنی رات چگنی ترقی کرتا رہے گا۔

حقیقت اس طرح ہے کہ جب کبھی کوئی بابا مست کا چاہنے والا ملتا ہے اس سے بابا مست کے ساتھ چاہت پوچھی جاتی ہے تو وہ بے اختیار اسطرح محبت میں شروع ہو جاتا ہے کہ بندہ بے خود ہو جاتا ہے

''یا اپنا کسے نوں کر لے یا آپ کسے دا ہو بیلیاں''

Scanned with CamScanner

ان چاہنے والوں کے بیان کردہ حکایات میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

محمد بشیر صاحب

قاضی اسٹریٹ سوکھا تالاب سکھر کے رہنے والے ہیں اسطرح چاہت بیان کرتے ہیں کہ وہ چھوٹے تھے والدہ صاحبہ موسم کے مطابق ہانڈی پکاتی تھیں پہلا سالن بابا مست کیلئے نکالتی تھی اور میرے بڑے بھائی کو یا مجھے دیتی تھی کہ بابا مست کے پاس لیکر جائیں۔

مزید ایک حکایت اسطرح بیان کی کہ میرے ساتھ ایک لیڈی ڈاکٹر ڈیوٹی کرتی تھی وہ خیر پور کی رہنے والی تھی ڈیوٹی سکھر میں کرتی تھی وہ بابا مست کے پاس چلی گئی عرض کیا کہ میری بدلی خیر پور ہو جائے خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بابا مست کے صدقے میں اس کی بدلی خیر پور ہوگئی اور وہاں پر اسکی شادی ہوگئی کچھ عرصے بعد بابا مست کی درگاہ پر حاضری پر آئی اور اولاد کیلئے سوال کیا

''بابا مست نے فرمایا اولاد ہے پھول کے ساتھ''

اسکے یہاں بیٹی پیدا ہوئی جسکے پشت پر پیدائشی پھول چھپا ہوا ہے۔

محمد وکیل صاحب (کراچی گولڈ لیبارٹری)

اس طرح چاہت بیان کرتے ہیں کہ ''سوکھا تالاب ہم سے دور ہے''

''بابا مست ہم سے دور نہیں''

شاھد حسین کھوکھر بینک آفیسر سکھر

ایک رات خواب میں دیکھ رہے ہیں ایک ازدھا بلا اسکے گردن میں لپٹی ہوئی ہے اور نقصان پہچانا چاہتی ہے اچانک بابا مست ظاہر ہوتے ہیں اور اس بلا سے چھٹکارا دلاتے ہیں اچانک شاھد حسین کی زبان سے نکلتا ہے ''تھینکس بابا مست''

بابا مست مڑ کر جواب دیتے ہیں کے

''مرشد ہوتا کس لیئے ہے''

Scanned with CamScanner

انور علی منگی واپڈا یونین سکھر

اپنی زبانی اسطرح بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت چھٹی جماعت میں پڑھتا تھا میرے ساتھ مرحوم غلام حسین مکرانی بھی ہوا کرتا تھا جون کی سخت گرم دوپہر کو ہم دونوں بابا مست کی درگاہ عالیہ پر اپنی حاجت کیلیئے آئے گرمی کی شدت اتنی تھی کہ لوگ حجروں میں بیٹھے تھے اور بابا مست کا صحن خالی تھا ہماری اچانک نظر مسجد شریف میں گئی ہم نے دیکھا کہ نیلے رنگ کا جبہ پہنے بابا مست کڑک دھوپ میں دوپہر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔

یہ وہ منظر تھا جو پہلے کسی نے نہ دیکھا اور نہ بعد والے دیکھ سکے۔ جب بھی منظر یاد آتا ہے تو جسم کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور بابا مست کی محبت دل میں اور بڑھ جاتی

محمد وسیم سومرو۔ کومل گارمینٹس مہران مرکز سکھر

سکھر میں رہتے ہیں ایک دن درگاہ عالیہ پر حاضری دی دعائے خیر کی کیونکہ زچگی کا وقت ہے اولاد نرینہ خیریت سے پیدا ہو دعا کے بعد حرا ہسپتال سکھر جہاں پر اسکی بیگم صاحبہ داخل تھی یہ پہنچے بابا مست کے صدقے میں انہیں اللہ پاک نے اولاد نرینہ سے نوازا جب کے الٹرا ساؤنڈ میں ڈاکٹر صاحبان بیٹی کی خبر سنا چکے تھے ڈاکٹر خود حیران ہوگئے۔

''تنویر احمد قریشی''

ڈپٹی کمشنر سکھر رہے ہیں ایک دن درگاہ عالیہ پر حاضری دی اور بابا مست کی چاہت کے قصے بیان کیئے اور بتایا کے میرے والدین بابا مست کے پاس دعائے خیر کے لئے آئے بابا مست نے دعاء کی اور فرمایا'' دو بکرے دئے دو بکرے دئے''

بابا مست کے فرمانے کے مطابق ہم دو بھائی ہیں جو کہ بابا مست کے دیئے ہوئے بکرے ہیں بابا مست کی ہم پر خاص نظر عنایت رہتی ہے۔

درگاہ عالیہ پیر جو گوٹھ شریف خیر پور

ایک سائیں درگاہ عالیہ پیر جو گوٹھ سے تشریف لائے یہ آدمی رات کا وقت تھا اپنے محافظ درگاہ سے

Scanned with CamScanner

دور کھڑے کئے اور آستانہ قاضی بابا پر پہنچے بابا مست حجرہ خاص میں جاگ رہے تھے دونوں نے آپس میں کیا باتیں کی "خدا جانے" کچھ عرصے بعد وہ سائیں پیر جو گوٹھ سے درگاہ بابا مست پر دوبارہ تشریف لائے ان کے ساتھ (ایک عدد چھت کا پنکھا تھا) جو کہ درگاہ پر اب بھی موجود ہے ایک عدد کالے رنگ کا گھوڑا بھی لائے اور دونوں خدمتگار خاص کے حوالے کی اور واپس روانہ ہو گئے۔

(غلام) عبدالرسول بن نیاز علی چنہ

درگاہ عالیہ کے صحن میں کھمبے کو ٹیک لگا کر بیٹھا تھا کرنل حبیب الرحمن صاحب بمع فیملی کے درگاہ عالیہ پر آئے (جو کہ ڈیفنس پلازہ لاہور میں رہتے ہیں اور ڈیوٹی ڈیرا مراد جمالی میں تھی) اور بابا مست کے حجرے خاص میں حاضری دینے چلے گئے۔ ان کے آنے سے اور ان کی چاہت سے میں کافی متاثر ہوتا تھا کہ اتنے بڑے عہدے کا آفیسر جب بھی آتا ہے تو فیملی کے ساتھ آتا ہے۔ بابا مست کی خاص نظر کرم ہے اور "اس کو پناہ میں رکھا ہے"۔

میرا یہ سوچنا تھا کہ اچانک بابا مست کے حجرے خاص سے کرنل صاحب باہر آئے میرے سامنے خاموش کھڑے رہے اور ہاتھ کے اشارے سے حجرے خاص میں چلنے کو کہا (کیوں کہ بابا مست نے بروقت میری سوچ کا جواب دیا تھا)۔ میں حیران تھا کہ کیا ماجرا ہے حجرے خاص میں داخل ہوا۔

کرنل صاحب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور مجھے بھی دعا کے لئے اشارہ کیا۔ یہ "خاموش دعا" بیس منٹ تک جاری رہی کرنل صاحب نے دعا ختم کی میرے طرف دیکھ کر مسکرائے اور فیملی سمیت خاموشی سے روانا ہوئے۔

وہ دن میرا بابا مست کے خدمت میں "پناہ" میں رہنے کا اصل دن تھا۔ آپ ﷺ کے صدقے میں پناہ میں ہوں۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

فضائل قاضی بابا مست

ديد بيڪس جي پيءُ — قاضي تيو حق زات جو
عبد خالق جو تيو — معراج پريل رات جو
آل احمد جي محبت — شيوه جنهن جو دائما
دم بہ دم بر حق زبان تي — ذڪر آصلوٰت جو
دست بعت ڏئي ڇڏيو هو — ڪعبہ جي دربان کي
پيءُ نظر مشڪل ڪشا جي — در ڪليو آيات جو
ڪامليت ڪار ڪم جي — واڳورتي با خبر
صاحبي عاقل تيو — ان لدني علميات جو
قاضي بابا ڪرم سان — بخت آور تيو رفيق
خود سخاوتي ڪولي درڙو — خالقي درجات جو
بر قرآري شان لئہ — هن سرمئي بادل متين
ديد بيڪس جي پئي — قاضي تيو حق ذات جو

Scanned with CamScanner

منقبت شان قاضي بابا مست

قاضي بابا جهڙو نہ آهي پير ڪاتي
پلي گهمي ڏس دنيا تون يار مٺا
ڪٿي قسم ڪيا تو مان ڳالهہ مٺا
آستانو ملندي تہ يار مٺا
ڪاءِ ڳالهہ پلي آزماءِ مٺا
قاضي بابا جهڙو نہ پير ڪاتي

مولا علي جو تون آ پيارو
حسين ع جو تون آ دلارو
ڪيو لالڻ تهنسان پيار مٺا

روهڙي سکر تي تنهنجو آ سايو
هند سند ۾ تون نالو ڪمايو
محمد شاه کي آ تون تي ناز بابا

سڀ رنگن ۾ تنهنجو رنگ آ
جيئن گلن ۾ گل آ گلاب جو
تون آ ولين ۾ عابدن تي مثال بابا

در در تون گهرڻ ڇڏي ڏي
قاضي بابا جي در تون گهري ڏس
پوءِ تنهنجا مولا ڪندو بيڙا پار مٺا

قاضي بابا جهڙو نہ آهي پير ڪاتي

Scanned with CamScanner

شان قاضي بابا مست

مستن جي نگريءَ ۾ آ بابا تنهنجو نالو
هر عاشقن جي دل ۾ بابا تنهنجو نعرو

حسني حسيني فيض آهي تو کي بابا
حيدر جو تون آ پيارو، لالڻ جو تون آ دلارو

سڀ رنگ تنهنجا سهڻا، هر رنگ تنهنجو بي مثال
قادري قلندري چشتي نقش بند جو تون آ پيارو

ولين کي ٻچڙا ڏي تو، اها شان تنهنجي بابا
محمد شاه جي صدقي ٻڌهه
سڏڙا منهنجا سائين
قاضي بابا، قاضي بابا، قاضي بابا

عقيدت جو اظهار

قاضي بابا ڏک سب لاهيو مرشد منهنجا
عبد کان مان بابا تنهنجو آهيان
محشر ۾ بہ مان بابا تنهنجو سڏايان

قادري قلندرن جو تون آ پيارو
هر سلسلو بابا تنهنجو سلامي

نيهہ جو نعرو تو آلڳايو
رب جي ذات ۾ تنهنجي فنايت

تنهنجي در جو مان آهيا گداگر
مولا جي صدقي پري ڇڏ کاسو

فقير وهاب تي تنهنجي عنايت
اهڙي نظر جا سيئي سوالي

قاضي بابا ڏک سب لاهيو مرشد منهنجا

انسانی فطرت اور بابا مست کا کرم

ایک دن کی بات ہے کہ بابا مست درگاہ عالیہ پر اپنے مسند خاص پر براجمان تھے خدمتگار خاص فقیر خدا بخش نے بابا کے موڈ کا اندازہ کر کے سوال کیا کہ سائیں حن۔ سندھ میں اولیاء اکرام سوا لاکھ سے زیادہ ہیں ھر ایک کی اپنی منزل ہے آپ کس منزل (عہدہ روحانی) پر فائز ہیں۔ کہ فیض کے دریاء جاری ہیں۔ حاجتمند مراد پاتے ہیں۔

بابا مست مسکرائے آنکھ اٹھا کر دیکھا فرمایا کہ حاجتمند تو ایسے ہیں مگر کچھ ایسے کہ

" کر نکتو ڈکڻ وسريو "

مزید موج میں آ کر فرمایا کہ ہر اولیاء کے اپنے درجے ہیں اور منزل پر فائز ہیں میرے کو منزل ملی ہے

نا اميدن كي اميد ڏيارڻ

سکون ڈھونتا پھرتا تھا میں بہاروں میں
حسین وادیوں میں سوھنی نظاروں میں
میں اس کی تلاش میں جا رہا تھا
چاند ستاروں میں وہ پھر مجھے ملا
قرآن پاک کے ۳۰ سپاروں میں

انسانی فطرت ہے کہ:۔ طالب رزق، بیماری کیلئے شفاء، گناہوں سے توبہ، قرض سے نجات، قلبی سکون کے متلاشی ہوتے ہیں، کوشش کرتے ہیں وقت مقرر پر کام نہ ہو تو مایوس ہو جاتے ہیں اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر طرح طرح کی روحانی، جسمانی، دنیاوی بیماروں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

لہذا اس کو کسی حال میں مایوس نہ ہونا چاہیے۔ اللہ پاک سے اور محبوب پاک ﷺ اور مرشد کے صدقے اچھی امید رکھنی چاہیے۔

مایوسی کفر ہے، کفر کے ساتھ صرف جہاد '' امید'' کے تلوار سے ہوسکتا ہے

''ھاتھ چھڑا کر جاوت ہو نرل جان کے مو ہے

ھردے سے نکل کر دکھاؤ تو مرد کہونگا تو ھے ''(بلوچ)

صورت نفس از بجوئی بی پسر
قصۂ دوزخ بخوان با ہفت در
ہر نفس مکری و در ھر مکر زان
غرق صد فرعون بافر و عونیان

(مولانا روم)

يعني: جي نفس جي صورت ڏسڻي اٿئي، تہ ست دري دوزخ جو قصو وڃي پڙهہ پل پل نئون نئون مڪر پيو ڪري ۽ هڪ مڪر سان سوها فرعون جماعتن سميت غرق ڪيو ڇڏي، جيئن سمنڊ جي مانگر مڇ کي مارڻ لاءِ روا جي ڄارين ۽ ڪنڊيون ڪنهن نہ ڪم جون آهن، تيئن نفس جهڙيءَ رڍ کي نگونسار ڪرڻ لاءِ فقط روا جي روزا ۽ نمازون ڪارگر نہ آهن، ان کي نهوڙن لاءِ زبردست مجاهدہ ۽ رياضتن جي ضرورت آهي.

آن گل سرخ ست، تو خوش مخوان مست عقل ست او، تو مجنونش مخوان (مولانا روم)

يعني هوءَ گلاب جو گل آهي متان ڪيس رت سڏيو اٿيئي، هوءَ الاهي عقل ۾ مست آهي، متان ڪيس متوالي سڏيو اٿيئي.

دنيا پيل تہ اهڙي امل مائڪ ڏي نفرت جي نظر سان نهاري، مگر خدا جو دلين جو دانا آهي. سومتس مفتون آهي، ان الله جميل، يحب الجمال يعني خدا خود سهڻو آهي ۽ سونهن تي عاشق آهي، جنهن انسان جي اندر ۾ سونهن ۽ سرت آهي، تنهن کي پاڻيهي ڳولي ڦولهي وڃو پنهنجيءَ گود ۾ ويهاري.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منقبت

بخدمت حضور پُرنور حضرت قبلہ قاضی بابا

جہاں والو بتاؤں تم کو کیا میرے قاضی بابا ہیں　　ہمارے پیشوا اور رہنما میرے قاضی بابا ہیں
جناب غوثؓ کے ہیں لاڈلے خواجہؒ کے ہیں جانی　　علیؓ و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلربا میرے قاضی بابا ہیں
بھٹک سکتے نہیں ہم راہِ حق سے روز محشر تک　　میری منزل کے آخر مبتدی میرے قاضی بابا ہیں
درِ عثمانؒ مروندی سے پایا آپ نے رُتبہ　　ہیں سرمد سندھ کے بحر سخا میرے قاضی بابا ہیں
یہ سہون کے قلندر ہیں اور سکھر کے سکندر ہیں　　سبھی کے دل کی دھڑکن دلربا میرے قاضی بابا ہیں
زمانہ فیض پائے کیوں نہ آ کے اُن کی چوکھٹ سے　　حقیقت معرفت کے آشنا میرے قاضی بابا ہیں
ارے او چارہ گر تجھ سے نہ ہوگا دردِ دل اچھا　　سکون قلب مضطر کی دوا میرے قاضی بابا ہیں
کرم مشکل کشاء کا اور عنایت غوثؓ اعظم کی　　ہمارے واسطے مشکل کشاء میرے قاضی بابا ہیں
کرامت ہے یہی پیش نظر عاشق ملنگی کی　　جدھر دیکھو اُدھر جلوہ نما میرے قاضی بابا ہیں

فدا ہو جاؤں کیوں نہ اے رضاؔ میں ان کے روضے پر
ہماری ابتداء اور انتہا میرے قاضی بابا ہیں

مصنف:۔ حضرت بابا عبدالرزاق رضاؔ شکوری ملنگی
عثمانیہ مہاجر کالونی جامع مسجد جیل روڈ کراچی نمبر ۵
" "

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

لوح قرآنی

الٓمٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ	نٓ
الٓمٓصٓ	حٰمٓ	يٰسٓ
كٓهٰيٰعٓصٓ	قٓ	اٰمِينَ

سات دنوں کے وظائف

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان اوراد سے بہت کچھ پایا

جمعہ: کے دن اَللّٰہ ھُو سو مرتبہ پڑھنے سے تنگی دور ہو جائے۔

ہفتہ: کے دن لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو بار پڑھنے سے غم دور ہو جاتے ہیں۔

اتوار: کے دن یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ہزار بار پڑھنے سے غیب سے روزی پہنچے۔

پیر: کے دن لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ☆ ہزار بار پڑھنے سے ایمان سے مالا مال ہو جائے۔ انشاءاللہ عزوجل

منگل: کے دن یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ ہزار بار پڑھنے سے غیب سے روزی پہنچے۔

بدھ: کے دن صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ ہزار بار پڑھنے سے ہر بلا ٹل جائے۔

جمعرات: کے دن اِسْتَغْفَار (مکمل) ہزار بار پڑھنے سے قبر کا عذاب سے بچے۔

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ رات کو روزانہ پانچ کام

Scanned with CamScanner

کر کے سویا کرو۔

۱۔چار ہزار دینار صدقہ سے کر سویا کرو۔ ۲۔ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔

۳۔جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔ ۴۔دولڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔

۵۔ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے۔پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (۱) چار مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار کے برابر ہے۔ (۲) تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب ایک قرآن کے برابر ہوگا (۳) دس مرتبہ اِسْتَغْفَارَ پڑھ کر سویا کرو۔دولڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہوگا (۴) دس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہوگی (۵) چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

10 دنیا 70 آخرت

حضرت عبید اللہ بن محمد بن عائشہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں ایک سائل امیر المومنین حضرت علیؓ کے پاس آ کر کھڑا ہوا۔آپ نے حضرت حسنؓ یا حسینؓ سے کہا ''اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو میں نے آپ کے پاس چھ درہم رکھوائے تھے ان میں سے دے دو'' وہ گئے اور انہوں نے واپس آ کر کہا امی جان کہہ رہی ہیں کہ آپ نے آٹے کے لئے رکھوائے تھے۔ حضرت علیؓ نے کہا کسی بھی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو جو چیز اس کے پاس ہے اس سے زیادہ اعتماد اس چیز پر نہ ہو جائے جو اللہ کے خزانوں میں ہے چناں چہ درہم سائل کو دے دیئے۔راوی کہتے ہیں حضرت علیؓ نے اپنی نشست نہیں بدلی تھی کہ اتنے میں ایک آدمی ان کی پاس سے ایک اونٹ لیئے گزرا جسے وہ بیچنا چاہتا تھا۔حضرت علیؓ نے کہا یہ اونٹ کتنے میں دو گے اس نے

کہا ایک سو چالیس درہم میں۔ حضرت علیؓ نے کہا "اسے یہاں باندھ دو۔ البتہ اس کی قیمت کچھ عرصہ کے بعد دیں گے۔" وہ آدمی اونٹ وہاں باندھ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر ہی میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا "یہ اونٹ کس کا ہے؟" حضرت علیؓ نے کہا "میرا" اس آدمی نے کہا۔ "کیا آپ اسے بیچیں گے؟" حضرت علیؓ نے کہا "ہاں" اس آدمی نے کہا "کتنے میں؟" آپ نے کہ دو سو درہم میں اس نے کہا میں نے اس قیمت میں یہ اونٹ خرید لیا حضرت علیؓ نے جس آدمی سے ادھار خریدا تھا اسے ایک سو چالیس درہم دیئے اور باقی ساٹھ درہم لاکر حضرت فاطمہؓ کو دیئے۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے آپ نے کہا یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی ہم سے وعدہ کیا ہے۔" (اللہ تعالی فرماتے ہیں) جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اسکے دس حصے ملیں گے۔" (سورۃ انعام آیت ۱۶)

اذان کے بعد کی دعا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ☆

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ☆

اٰيَةُ الْكُرْسِي

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ☆

ترجمہ: اللہ (وہ ہے کہ) اسکے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے (کارخانہ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے، نہ اسکو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے

Scanned with CamScanner

ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے۔اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے۔ اوران کی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں ۔اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔

رزق کی کشادگی کی دعا

مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ حضرت حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کو ستر مرتبہ پابندی سے یہ آیت پڑھا کرے وہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا ،اور فرمایا کہ یہ بہت مجرب عمل ہے۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ م بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ☆

"اللہ نرمی رکھتا ہے اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو چاہے،اور وہی ہے زور آور زبردست"۔

(معارف القرآن، جلد ۷، صفحہ ۶۸۴)

اَللّٰهُمَ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ فِیْ رِضَاکَ ضُعْفِیْ وَخُذْاِلَی الْخَیْرِبِنَا صِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَآئِیْ ☆ اَللّٰهُمَ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ ☆

اے اللہ! میں کمزور ہوں ،تو میری کمزوری کو اپنی رضا کے طلب میں قوت دے اور بھلائی کی توفیق عنایت فرما اور اسلام کو میری پسندیدگی کی انتہا بنا دے۔اے اللہ! میں کمزور ہوں، مجھے قوت دے میں ذلیل ہوں، مجھے عزت دے۔میں فقیر ہوں مجھے روزی دے"۔(حصن حصین، صفحہ ۴۰۷)

حضرت جریر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس نے گھر میں داخل ہو کر سورۃ اخلاص پڑھی تو اس کے گھر والوں سے اور اس کے پڑوس والوں سے فقر دور ہوگا۔(مجمع الزوائد، جلد ۱۰، صفحہ ۱۲۸)

شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دعا: رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ ☆

Scanned with CamScanner

کسی کے شر سے بچنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ☆

دکھ سے نجات پانے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ ☆

گناہوں کی بخشش کی دعا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ اللّٰہُ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ☆

پاکیزگی نفس وقلب کی دعا: اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکِذْبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرِ ☆

دعا تزکیہ نفس: اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا وَاَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا ☆

آمین

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

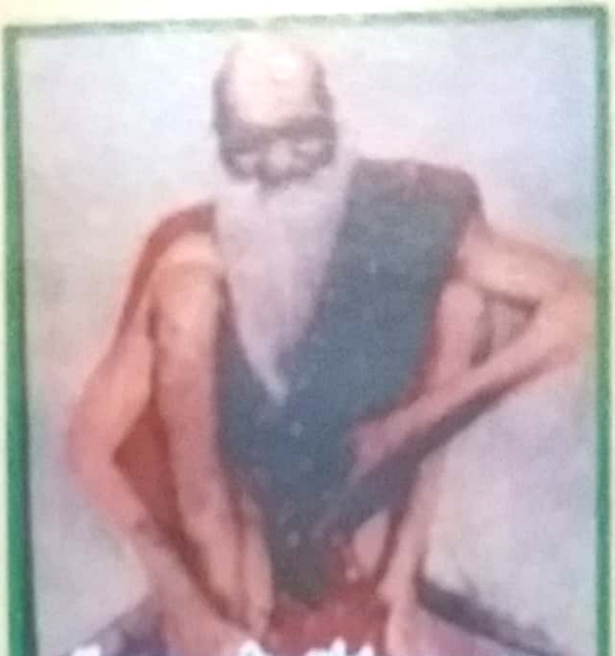

حضرت عبدالخالق قاضی بابا مستؒ

حضرت عبدالخالق قاضی بابا مستؒ

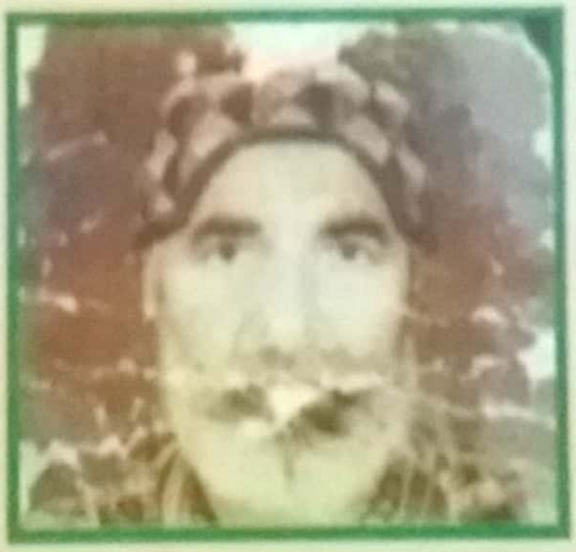

پیر سید تکمیل شاہ بخاری

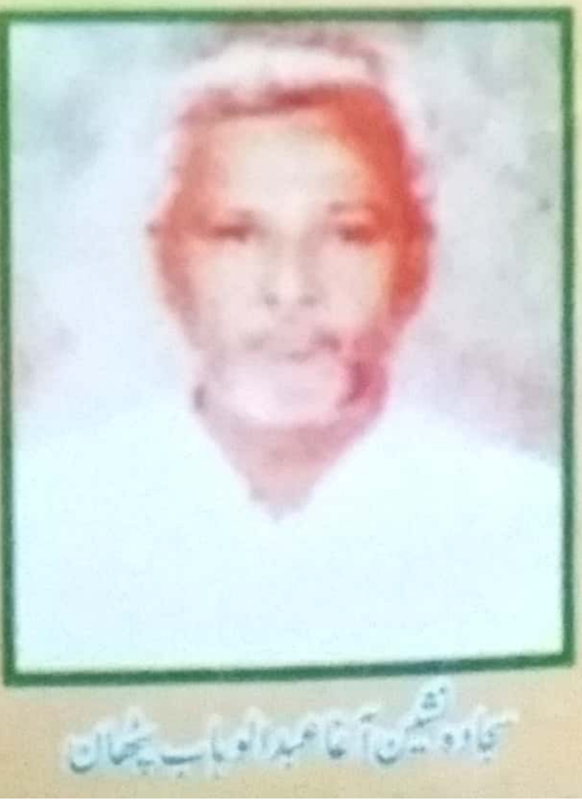

سجادہ نشین آغا عبدالوہاب پٹھان

(مصنف کتاب) آغا عبدالرشید پٹھان

Scanned with CamScanner

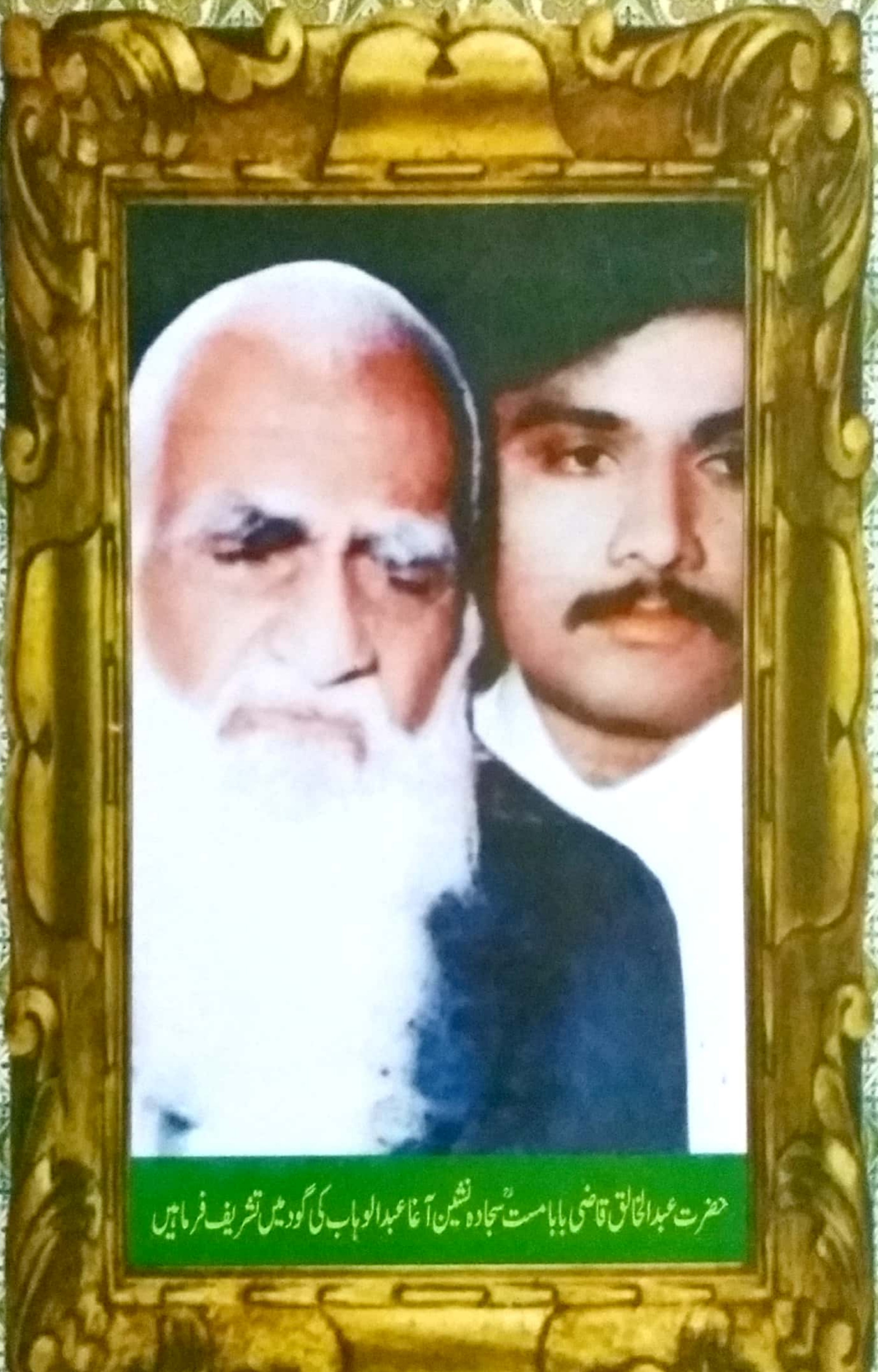

حضرت عبدالخالق قاضی بابامستؒ سجادہ نشین آغا عبدالوہاب کی گود میں تشریف فرما ہیں

Scanned with CamScanner